[illegible]

ارشاد رحمانی و فضل یزدانی

مولانا فضل الرحمان گنج مراد آبادی کے

ملفوظات

منصور حیدر راجہ

در مطبع فیض منبع [illegible] طبع [illegible]

ف نام مبارک کین حضرت قبلہ مولانا و سیدنا فضل رحمن صاحب ظلہ العالی فی استعمالہ حضرت قبلہ کہ ذکرتمین پیش کیا آپنی اسکو پڑہا اور عبارت کو اپنے خاص تحریر فرمائی

یا آلہی زین رسالہ مومنان رانفع شود

حررہ فضل رحمن غفر اللہ تعالی لہ ولآبائہ وابنائہ ومریدیہ

آمین ثم آمین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

چہ زہرا خاک مسکین را کہ توحید خدا گوید + بدین آلودگی ذات مقدس را ثنا گوید

عروج جان براوج قاب قوسینش بود ہر شب + اگر سالک طریق مصطفی را اقتدا گوید

اما بعد خاکسار محمد علی غفر اللہ لہ ولوالدیہ راہ خدا کے طالبون کی خدمت مین عرض کرتا ہے کہ بعض احباب نے اصرار کیا کہ جو کلمات طیبات اور ارشادات فیض آیات حضرت قدوۃ الکملا واسوۃ الفضلا ہادی مراحل شریعت وطریقت واقف اسرار حقیقت ومعرفت محطِ رحال کرام

مرجع خواص وعوام قطب دوران غوث زمان مرشدنا ومولانا فضل رحمن صاحب دامت برکاتہم وعمت فیوضاتہم کی زبان فیض ترجمان سے سنے ہین اونہین قلمبند کرون مگر مین اون سے عذر کردیتا تہا اور اپنے تئین اس امر اہم کے لائق نہ سمجہکر بہت عرصے تک اس کی جرأت نہ کی اور داعیۂ آلہی کا امیدوار رہا ۱۲۹۵؁ ہجری مین خواستۂ پروردگار ہوا لہذا مین وہ چند کلمے لکہتا ہون جو مینے کبہی کبہی یادداشت کی غرض سے لکہ لیے تہے اور بعض ایسے بہی ہون گے جو لکہے نہین گئے مگر اون کی یاد پر مجہے پورا اطمینان ہے اور نام اسکا **ارشاد رحمانی وفضل یزدانی** رکہا۔ اولاً مین حضرت قبلہ کی خدمت مین حاضر ہونے اور شرف بیعت حاصل کرنے کی مختصر کیفیت لکہتا ہون۔ سترہ ۱۷ یا اٹہارہ ۱۸ برس کا میرا سن تہا کہ حضرت ہادی طریقت رہنمای شریعت مقبول بارگاہ لم یزلی مولانا شاہ کرامت علی قدس سرہ کی قدمبوسی مجہے نصیب ہوئی اور دس مہینے تک ملازمت کا شرف حاصل رہا اور پہر آپ کو سفر آخرت پیش آیا اور کالپی مین جاکر انتقال فرمایا آپ کی برکت توجہ اور فیض صحبت سے عجیب وغریب حالات مجہپر گذرے اور حضور علیہ السلام کی عنایت اور بندہ نوازی ایسی ہوئی جس کی نسبت مین بجز اسکے اور کیا کہون ع شاہان چہ عجب گر بنوازند گدا را

ف نام مبارک مین لفظ رحمن بالف ولام نہین ہے اسکی وجہ یہ ہے کہ اس سے سنہ ولادت باسعادت نکلتا ہے یعنی تاریخی نام ہے ۱۲۰۸ھ اس سنہ مین جو راقم خاکسار بندگان عالی حضرت پیر و مرشد کے آستانہ پر حاضر ہوا تو جناب صاحبزادہ صاحب نے رسالہ اسرار محبت مؤلفہ مجہی وعزیزی مولوی سید نور الحسن صاحب کو بہی عنایت کیا جس وقت سے لیکر در دولت سے لوٹا تو میرے دل مین ملفوظات لکہنے کا جوش ہوا مگر بعد فرد ہوگیا اسکے بعد [illegible]

آپ کی انتقال کے بعد مجھے دوسرے رہنما کی ضرورت ہوئی
حضرت قبلہ اوس زمانے مین کانپور مین رونق افروز ہوا کرتے تھے
اور جناب محمد عبد الرحمن خان صاحب مالک مطبع نظامی کے مکان
پر فروکش ہوتے تھے یہہ خاکسار سنکر حاضر خدمت بابرکت ہوا اوس
وقت حضرت دوست محمد عطر فروش کی دوکان پر تشریف فرما تھے
جگہہ تنگ ہونے کے باعث سے مین نعلینون کے قریب بیٹھہ گیا
آپ نے مکرر اپنے پاس بیٹھنے کو ارشاد فرمایا مین بہ پاس ادب
وہین بیٹھا رہا اتفاقاً میری حرکت سے لاٹھی گری اور ایک شیشہ
ٹوٹ گیا حضرت نے فرمایا کہ بڑون کے کہنا نہ ماننے سے ایسا ہی
ہوتا ہے پھر مجھے بغور دیکھکر فرمایا کہ فلان بزرگ جو یہان تھے تم
اون کے بیٹے ہو مینے عرض کیا کہ مین اون کا پوتا ہون اس
صحبت مین زیادہ کچھہ کلام کی نوبت نہ آئی پھر مین خان صاحب
موصوف کے مکان پر حاضر ہوا حضرت قبلہ نے دریافت فرمایا کہ تم کس کی
صحبت مین بیٹھے ہو مینے عرض کیا کہ جناب شاہ کرامت علی صاحب
کی خدمت مین کچھہ عرصے تک حاضر ہوا ہون آپ نے حسب معمول
سر جھکا لیا اور تھوڑے تامل کے بعد فرمایا کہ بڑے شخص تھے —
ایک مرتبہ پھر حاضر ہوا اوس وقت آپ سورۂ رحمن کا ترجمہ

ارشاد فرما رہے تھے اور مولوی محب اللہ صاحب مرحوم پانی پتی
اور مولوی حافظ عبد الغفار صاحب لکھنوی آپ کے پاس
بیٹھے ہوے سن رہے تھے مین علیحدہ تخت پر بیٹھہ گیا اثر بیان
سے میرے آنسو جاری ہوگئے آپ نے میری طرف بہینین نظر سے
دیکھا اور دونون عالمون موصوفین سے فرمایا کہ تم اسے
جانتے ہو اونہون نے عرض کیا کہ جی ہان طالب علم ہین مدرسہ
فیض عام مین پڑھتے ہین ارشاد ہوا کہ تم نہین جانتے اتنا فرماکر
پھر ترجمہ فرمانے لگے تھوڑے عرصے کے بعد اون دونون صاحبون
سے پھر وہی سوال کیا اونہون نے عرض کیا کہ ہم تو یہی جانتے ہین
کہ ایک نیک بخت طالب علم ہین آپ نے پھر فرمایا کہ تم نہین جانتے ہو ف
ایک مرتبہ حضرت قبلہ بنارس تشریف لیے جاتے تھے اور حسب
دستور کانپور مین فروکش ہوئی مجھے اطلاع نہین ہوئی مگر ایک
اضطراب پیدا ہوا مین بے اختیار کھڑا ہوگیا اور مضطربانہ ادہر اودہر
پھرنے لگا اتفاقاً راہ مین حافظ موسی صاحب دوست محمد عطر فروش
کی دوکان پر ملے اور اونہون نے حضرت قبلہ کے تشریف لانیکا
حال بیان کیا مین اوسی وقت مطبع نظامی مین گیا جمعہ کا روز تھا
خانصاحب مالک مطبع نظامی تنہا بیٹھے ہوے تھے مینے عرض کیا

ف یاد رکہنا چاہیے کہ یہان حضرت کا ارشاد فقیر ہی سے تہا وہان بہی یون بنا دیا ۱۲ منہ

کہ مین حضرت کی خدمت مین حاضر ہوا چاہتا ہون آپ بنظر عنایت
اطلاع کر دیجیے خان صاحب کوٹھے پر جہان آپ رونق افروز تھے
گئے اور پھر آکر کہا کہ آج جمعہ ہے اس وقت ملاقات نہوگی بعد نماز
جمعہ آنا مین افسردہ ہوکر لوٹ آیا اور جمعہ کی نماز کرنیل محمد زمانخان
کی مسجد مین پڑہی اس کے بعد خانصاحب کے ہمراہ خدمت بابرکت
مین حاضر ہوا مگر پہلے سے کچھ لوگ وہان پہونچ گئے تھے اور آپ
اونہین کچھ کتابین تقسیم فرمارہے تھے تہوڑی دیر خان صاحب اور
مین کہڑے رہے جس وقت آپ نے نظر اوٹھا کر ہماری طرف دیکھا
اوسی وقت لوگون سے فرمایا کہ اب جاؤ انہین بیٹھنے دو بعض نے
بیٹھے رہنے پر اصرار کیا مگر آپ نے فرمایا کہ نہین اس وقت جاؤ سب
چلے گئے مین اور خان صاحب پاس بیٹھ گئے مجھ سے دریافت
فرمایا کہ تم کیا پڑہتے ہو مینے عرض کیا کہ قاضی مبارک ارشاد ہوا
استغفر اللہ نعوذ باللہ قاضی مبارک پڑہتے ہو اس سے حاصل
ہم نے فرض کیا کہ تم منطق پڑہکر قاضی مبارک کے مثل ہوگئے پھر کیا
قاضی مبارک کی قبر پر جاکر دیکھو کہ کیا حال ہے اور ایک بے علم
کی قبر پر جاؤ جس کو خدا سے نسبت تھی اوسپر کیسے انوار و برکات
ہین + فیضان صحبت سے مجھے اوس وقت نیم بیخودی سی تھی اسکے

بعد کچھ خان صاحب سے کلام کیا پھر ارشاد فرمایا کہ کیا پڑہتے ہو
مینے عرض کیا کہ ھدایہ کیونکہ مین اون دنون دونون کتابین
پڑہتا تہا - اسپر بیع و شرا کے مسئلے دریافت فرمانے لگے اوسوقت
میری حالت ایسی متغیر تھی کہ جن مسائل کا مین بے تامل جواب
دے سکتا تہا اون کا جواب بہی بہت تامل سے دیا اسی اثنا
مین حضرت قبلہ نے عبدالرحمن خان صاحب سے دریافت کیا کہ
تم نے صبح آکر کہا تہا کہ ایک طالب علم ملنے کو آتے ہین وہ کون
تھے خانصاحب نے کہا کہ جناب یہی تھے ارشاد ہوا کہ تم بڑے
نادان ہو مجھسے آکر کہا کہ ایک طالب علم آئے ہین بہلا مین جانون
کون طالب علم ہے یہ تو ہمارا لڑکا ہے خان صاحب نے جواب
دیا کہ حضرت مجھے نہین معلوم تہا غرضکہ عصر کے وقت تک خانصاحب
اور مین صحبت سے فیض یاب رہے - اوس وقت تک اگرچہ
شرف بیعت مجھے حاصل نہ تہا مگر یہ عنایت مژدہ تھی حصول نیاز مندیکا
اس کے بعد کانپور پھر حضرت قبلہ کے قدوم میمنت لزوم سے مشرف
نہین ہوا اور مجھے سلسلہ مین داخل ہونے کا شوق ہوا اور مین مراد آباد
شریف خدمت بابرکت مین حاضر ہوا یہ حاضری اگرچہ بہ قصد بیعت
تھی مگر مجھے یاد ہوتا ہے کہ دنیاوی غرض بہی اوس کے ساتھ تھی

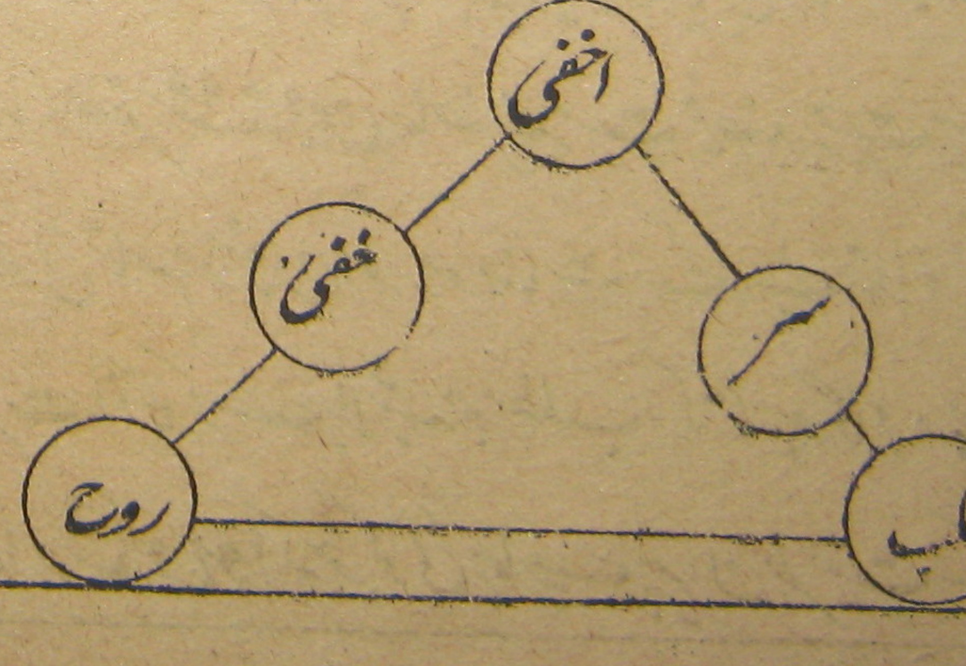
یعنی کسی مقام خاص مین نوکری کی غرض سے سفارش کرانا منظور تھا۔
الحمد للہ کہ وہان جاکر یہ خیال ہی محو ہو گیا اور سفارش کرانے کا ارادہ
بالکل جاتا رہا شام کو مین وہان پہونچا تھا اور گھوڑے پر گیا تھا
آپ نے گھاس پہلے ہی سے خرید کر رکھا تھا صبح کو بعد نماز اشراق
لینے بیعت کے لیے عرض کیا آپ نے قبول فرمایا اور داخل سلسلہ
فرماکر بہت دیر تک توجہ دیتے رہے بعد فراغ ارشاد ہوا کہ ہم نے
بہت دور تک توجہ دیدی ہے اس کے بعد آپ کھڑے ہو گئے
اور خادم کو آواز دی وہ حاضر ہوا فرمایا کہ گھر مین سے ان کے لیے
کچھ لے آؤ وہ گیا اور آکر کہا ابھی کچھ پکا نہین ہے آپ نے فرمایا کہ
پکا کچا جو کچھ ہو لے آؤ وہ گیا اور ڈلیا مین کچھ چنے لے آیا غالباً دو ڈھائی
سیر ہون گے مجھے ارشاد ہوا کہ تمھارے پاس کوئی کپڑا ہے مینے
رومال حاضر کیا آپ نے تین لپین اون چنون مین سے بھر کر میرے
رومال مین دین اور ارشاد فرمایا کہ لو یہ تمھین دنیا دیتے ہین
کھانے کے واسطے + پہلا ارشاد آپ کا مسجد کے در مین تھا جب آپ
لب فرش پہونچے تو خادم سے فرمایا کہ ان کے لیے پان لاؤ مینے
عرض کیا کہ حضرت مجھے پان کی عادت نہین مگر میرے قول کی طرف
توجہ نہین فرمائی اور مکرر خادم سے فرمایا کہ پان لاؤ وہ پان لایا

آپ نے اوسے لیکر اپنے مونھہ مبارک مین لیا اور کسی قدر اوسے
چبا کر مجھے عنایت فرمایا اور زبان فیض ترجمان سے یہ لفظ بھی ارشاد
ہوے کہ لو یہ پان ہے عرفان کا اسے کھالو + یہ دونون باتین
معمول کے خلاف تھین اس لیے ان دونون ارشادون کو مولانا
روم کے اوس شعر کا مصداق کہنا کسی طرح بیجا نہین ہے یعنی ؏
گفتۂ او گفتۂ اللہ بود + گرچہ از حلقوم عبد اللہ بود + پہلے ارشاد کا
ظہور تو علانیہ اس طرح ہوا کہ اکثر لوگ متعجب اور حیران رہتے ہین کہ
باوجود قطع اسباب ظاہری کے عمدہ طور پر کیونکر بسر اوقات ہوتی ہے
بیعت کے بعد عرصہ دراز تک ارشادات کی تحریر کا اتفاق نہین ہوا
اور جب سے لکھنا شروع کیا تو پرچون پر لکھتا رہا پھر جب کل تحریرونکے
ضبط کا موقع ہوا اوس وقت جس قدر پرچے ملے اونکی نقل کیگئی
مگر ارشادات بترتیب یعنی تاریخ وار نہین بیان کیے گئے جیسا کہ
اکثر ملفوظات کا طرز ہے بلکہ زیادہ خیال مناسبت موقع کا رکھا گیا
ہے ماہ صفر ؁۱۲۹۹ مین حاضر خدمت فیضدرجت ہوا ارشاد ہوا
کہ جو کوئی تمام مومنین اور مومنات کے لیے خداوند کریم سے ہمیشہ
مغفرت مانگا کرے بلاشبہ جو مطلب رکھتا ہو گا وہ پورا ہو گا + اور
یہ بھی ارشاد ہوا کہ جو کوئی ہمارے پیران طریقت کے طفیل سے کوئی

مقصد خداوند تعالیٰ سے چاہے یعنی حسب دستور شجرہ پڑہکر ہمیشہ درگاہ
الٰہی مین دعا کیا کرے بلا شبہ اوسکی دعا قبول ہوگی ۞ ان دونون
ارشادون مین دوام و استمرار کی قید ملحوظ رہے -

دس لطیفون کا بیان

بغرض التصدیق مینے عرض کیا کہ لطیفۂ نفس کا کون مقام ہے حضرت
نے کلمہ کی اونگلی کو دونون ابروکے درمیان مگر کسیقدر اوپر رکہکر
ارشاد فرمایا کہ یہہ ہے اور پہر اسی طرح لطایف خمسۂ عالم امر کو اونگلی
رکہکر متعین فرمایا اور زبان مبارک سے بہی آہستہ آہستہ ارشاد
کیا جس کی تفصیل یہ ہے لطیفۂ قلب بائین پستان کے دو انگل
نیچے اور لطیفۂ روح دہنی پستان کے اسی قدر نیچے اور لطیفۂ سر
بائین پستان کے دو انگشت اوپر اور لطیفۂ خفی داہنی پستان
کے دو انگشت اوپر اور لطیفۂ اخفی بیچ سینہ کے لطیفۂ سر اور لطیفۂ خفی
کے اوپر - اس ارشاد کے بموجب لطائف خمسہ کی صورت یہ ہوئی -



ان لطائف خمسہ کا جدا جدا طے کرنا اور اس کے بعد لطیفۂ نفس کی
سیر کرنا اور پہر لطائف اربعہ عناصر پر عبور کرنا جس کو سلطان الاذکار
کہتے ہین حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کی تعلیم تہی اور آپکے
صاحبزادون اور خلفا نے اختصار کی غرض سے بعد طے کرنے لطیفۂ
قلب کے لطیفۂ نفس کی سیر کو قایم رکہا اور ارشاد کیا کہ اور لطائف
اس کے اندر طے ہو جاتے ہین - حضرت قبلہ کو اس طرح دیکہا گیا کہ
اول تو لطیفۂ قلب پر زیادہ زور دیتے ہین اور اسی کی مشق کو باطرح
فرماتے ہین ایک مرتبہ یہہ ارشاد فرمایا اس زمانے کے لوگ تمام
لطیفے طے کرتے ہین پہلے زمانے مین فقط لطیفۂ قلب کی سیر مین بدرجہا
ان سے زائد ہو جاتے تہے ۞ ایک مرتبہ یون ارشاد فرمایا
کہ اگلے بزرگ جیسے حضرت نظام الدین اور حضرت نصیر الدین
چراغ دہلوی قدس سرہما فقط ذکر قلبی کرتے تہے مگر خلوص کی وجہ سے
یہ مرتبہ تہا ۞ مینے عرض کیا کہ یہ خلوص کیونکر حاصل ہو فرمایا دعا کرو ۞
اس قدر قلب پر توجہ دلانا کمال اتباع سنت کا باعث ہے
کیونکہ حدیث شریف مین آیا ہے - فی الجسد مضغۃ اذا صلحت صلح الجسد
کلہ واذا فسدت فسد الجسد کلہ الا وھی القلب او کما قال یعنی انسان
کے جسم مین ایک گوشت کا ٹکڑا ہے جب وہ درست ہوتا ہے

جسم درست ہو جاتا ہے اور جب وہ خراب ہوتا ہے تو تمام جسم خراب ہو جاتا ہے اور آگاہ ہو جاؤ کہ وہ ٹکڑا قلب ہے - یعنی انسان کی اصلاح اور فساد کا مدار قلب ہے اگر قلب کی اصلاح ہو گئی تو اس کے تمام اقوال و افعال درست ہون گے اور اگر اس کی درستی نہین ہوئی تو اسکی کل باتین خراب ہین اگرچہ بظاہر اچھی ہی معلوم ہون کیونکہ بُرے تخم سے اچھا درخت نہین اوگ سکتا جس سے عمدہ پہل کی امید ہو - ذکر قلب کے بعد سلطان الاذکار تعلیم فرماتے ہین یعنی لطائف اربعہ عناصر کی سیر کا ارشاد ہوتا ہے اور بعض وقت دیکھا گیا ہے کہ بعض صاحبون کو چند مرتبہ صحبت کے بعد سلطان الاذکار تعلیم فرمایا اور یہ کہتے ہی کہ تمام جسم سے اللہ اللہ کیا کرو سر سے پیر تک اون کا ذاکر ہو گیا اور بخوبی معلوم ہونے لگا کہ تمام جسم ہمارا اللہ اللہ کر رہا ہے (قربان ایسی نظر توجہ کے)

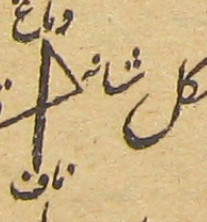
اذکار و اشغال کا بیان

سیر لطائف سی مقصود وصول الی اللہ اور دوام حضور ہے مشائخ کرام نے اس نعمت عظمیٰ کے حصول کے لیے دو طریقے رکھے ہین اول ذکر دوم فکر - ذکر سے مقصود اوس ذات پاک کی یاد ہے بذریعہ تسبیح ہو یا تہلیل یا تلاوت قرآن یا اور طریقے سے مگر مناسبت وقت

اور موافق استعداد اہل زمانہ کے دلجمعی اور قلوب کو ماسوی اللہ سے پاک کرنے کے لیے حضرات نقشبندیہ نے ابتدا مین دو طریقے ذکر کے رکھے ہین اول اسم ذات دوسرے نفی اثبات - طریقہ اسم ذات یہ ہے کہ دو زانو بیٹھکر چند بار توبہ استغفار کر کے لطیفہ قلب کی طرف متوجہ ہو اور خیال کرے کہ دل سے اللہ اللہ نکلتا ہے اور اوس ذات پاک کا دہیان رکھے جس کا یہ نام مبارک ہے جس کے اوپر ہم ایمان لائے ہین اور اس خیال کے وقت زبان کو یا کسی عضو کو حرکت نہ دے اگر دل مین یا کسی عضو مین حرکت محسوس ہو تو اوس کی طرف ہرگز توجہ نہ کرے بلکہ اوسی خیال مین مشغول رہے - اس طریقہ سے تو صبح یا شام ذکر کرے مگر اس خیال سے کسی وقت غافل نہو اوٹھتے اور بیٹھتے اور چلتے اور پہرتے یہان تک کہ حالت بول و براز مین بہی یہی خیال رہے اس سے مقصود یہ نہین ہے کہ تمام ضروری کام چھوڑ دے اور ہر وقت اسی خیال مین رہے حضرت قبلہ نے بعض مرتبہ مجھسے ارشاد فرمایا این ہم کن آن ہم کن تا غلبہ کرا باشد + مقصود یہ ہے کہ اس خیال کی مواظبت مین کوشش کرے بہر غلبہ حال یا تو سب کام چھوڑ دیگا یا یکبارگی ایسی عنایت ایزدی ہو گی کہ کوئی کام اس خیال کو مانع نہ ہوگا اور

خلوت در انجمن کا مدعا حاصل ہو جائیگا - جب قلب ذاکر ہو جاے
تو اسی طرح لطیفۂ روح کی طرف متوجہ ہو اور دہیان کرے
کہ روح سے اللہ اللہ نکلتا ہے اور اوس ذات پاک کے خیال مین
محو ہو جاے جب یہ لطیفہ بہی جاری ہو جاے یعنی بے تکلف اور بغیر
خیال کے اوس سے ذکر جاری رہے اور جب اوس کی طرف
دہیان کرے تو اوسے ذاکر پائے تو لطیفۂ سر کی طرف متوجہ ہو
اور اسی طرح ذکر کرے پہر لطیفۂ خفی سے اس کے بعد لطیفۂ اخفی
سے پہر لطیفۂ نفس سے بطور مذکور ذکر کرے - جب لطائف اربعہ
عناصر پر نوبت پہونچے تو خیال کرے کہ تمام اعضا بلکہ ہر بُن مو سے
اللہ اللہ نکلتا ہے - حضرات نقشبندیہ کی اصطلاح مین اسے
سلطان الاذکار کہتے ہین **فائدہ** بعض وقت دیکہا گیا
کہ لطیفہ جاری ہو جاتا ہے مگر ذاکر کو اوس کا ادراک نہین ہوتا فقیر پر
خود ایسی حالت گذری ہے عرصے تک مجہے اپنے لطائف کے
جاری ہونے پر اطلاع نہین ہوئی مینے مکرر حضرت کی خدمت مین
عرض کیا کہ حضرت لطیفہ کیونکر جاری ہوتا ہے ارشاد ہوا کہ تمہارے
لطیفے جاری ہین اور تمہین علم نہین مینے عرض کیا کہ حضرت مجہے نہین
معلوم ہوتا عرصے کے بعد حرکت ذکر کی ایسی محسوس ہونے لگی کہ مجہے

شک و شبہہ نرہا - اور صفای لطیفہ کی علامت بزرگون نے یہہ
لکہی ہے کہ اوس لطیفہ کا نور سالک پر ظاہر ہو جاے ہر ایک
لطیفہ کا نور جداگانہ رنگ رکہتا ہے - **قلب** کا نور زرد مثل نور
چراغ کے ہے اور روح کا نور سرخ اور سر کا نور سفید اور
خفی کا نور سیاہ اور اخفی کا نور سبز ہی جس سے شان محبوبیت
ٹپکتی ہے اور نفس کا نور بے کیف ہے -

طریقہ نفی و اثبات یہ ہے کہ لا کو ناف سے اوٹہاکر دماغ
تک لیجائے اور اِلٰہ کو داہنے مونڈہے پر لائے اور اِلّا اللّٰہ کی ضرب
دل پر لگائے مگر یہ سب خیال سے کرے جسم کو حرکت نہو - اس
طریقے کی تعلیم مین حضرت نے سر سے بہی اشارہ کیا اور انگشت شہادت
سے بہی اس طرح تبلایا کہ صورت خیالیہ معکوس لا کی نظرون مین
پہر گئی یعنی یہ شکل 

مینے عرض کیا کہ حضرات نقشبندیہ فرماتے
ہین کہ نفی اثبات اس طرح کرے کہ سب لطیفون پر اثر پہونچے ارشاد
ہوا کہ اچہی طرح معنون کا خیال کر کے اسی طریق سے کرے سب
لطیفون پر کیا پاس بیٹہنے والون پر اثر ہونے لگتا ہے + واقعی
تجربہ اس کی شہادت دیتا ہے کہ جس وقت کامل طور سے متوجہ ہو
اور وقت نفی کے ماسوی کی نفی اور وقت اثبات اوس ذات مطلق کا

اثبات کری تو بلاشبہہ تمام بدن پر اثر معلوم ہوتا ہے اس ذکر کو
حبس دم کے ساتھہ بھی کرتے ہین اور بغیر حبس دم کے بھی اگر حبس
دم کے ساتھہ کرے تو سانس کو ناف کے نیچے روک لے اور جسطرح
ابھی بیان کیا گیا اوسی طرح ذکر کرے مگر ایک سانس مین عدد طاق
کا لحاظ رکھے یعنی تین مرتبہ یا پانچ مرتبہ یا سات مرتبہ ایک
سانس مین ذکر کرے اور سانس چھوڑنے کے وقت محمد رسول اللہ
زبان خیال سے کہے۔ حضرات نقشبندیہ حبس دم کو ذکر مین ضروری
نہین کہتے البتہ مفید بتاتے ہین۔ حضرت نے جس وقت ذکر نفی و
اثبات تعلیم فرمایا اوس وقت مینے عرض کیا کہ حبس دم کے ساتھہ
کرون یا بغیر حبس دم کے ارشاد ہوا کہ جس طرح ہو سکے کچھہ
حبس دم کی قید نہین ہے ÷ اس بنا پر فقیر نے بغیر حبس دم کے
وہ فائدے دیکھے جو صوفیہ نے حبس دم مین بیان فرمائے ہین۔
اسمین شبہہ نہین کہ حبس دم مفید ہوتا ہے اور ذوق و شوق اور
رقت قلب پیدا کرتا ہے مگر اکثر محرور المزاجون کو ضرر کرتا ہے
یہان تک کہ بعض کو بیکار کر دیتا ہے اس قدر حرارت بڑھا دیتا
ہے کہ طالب کو تحمل نہین ہوتا اور امراض شدیدہ کا باعث ہو جاتا
ہے فقیر نے زیادتی حرارت اور نہایت بےچینی کی حالت مین اسطرح

شغل کرایا کہ قلب کی طرف متوجہ ہو کر یہ تصور کرے کہ فیضان الٰہی
مثل پھوار کے قلب پر گر رہا ہے اور اوس مین پیوست ہوتا ہے اور
اگر تمام جسم مین غلبہ حرارت معلوم ہو تو سارے جسم پر پھوار کا پڑنا
خیال کرے اس سے بہت کچھہ نفع طالب کو ہوا جن کو مطلقاً نیند
نہ آتی تھی اونھون نے بیان کیا کہ جہان اس شغل کو تھوڑی دیر
کیا کچھہ ایسی ٹھنڈک اور راحت قلب مین پہونچتی ہے کہ فوراً نیند
آجاتی ہے۔ غرضکہ حبس دم کے ساتھہ اگر اس شغل کو بھی کرے
تو ان شاء اللہ حبس دم سے ضرر نہو گا مگر حرارت کی مقدار کا خیال
رکھے جس قدر اس مین زیادتی ہو اوسی قدر شغل کو بڑھاوے
اور فیضان الٰہی کو مثل مینہہ کے برستا ہوا تصور کرے۔ مجھے حرارت
قلب کی وجہ سے سوء تنفس ہو گیا تھا اوس حالت مین ذکر نفی و
اثبات نہین ہو سکتا تھا مینے حضرت کی خدمت مین عرض کیا ارشاد ہوا
کہ زیادہ نہین تو تین ہی بار کر لیا کرو اور اگر بیٹھا نہ جائے تو لیٹے لیٹے
سہی ÷ سبحان اللہ کیا تسہیل ہے یہ بھی اتباع سنت ہے کیونکہ
الدین یسر حدیث نبوی ہے حضرات نقشبندیہ نے لکھا ہے کہ ذکر نفی
و اثبات تین سو مرتبہ سے کم نہونا چاہیے مگر حضرت قبلہ نے نہ مجھے
کسی مقدار کی تعیین فرمائی اور نہ کسی اور طالب کو دیکھا گیا اسکی وجہ بھی تسہیل ہے

اس ذکر مین چند شروط کا لحاظ رکھنا ضرور ہے - اول یہہ کہ جسوقت
لا الٰہ کہے تو خیال کرے کہ کوئی میرا مطلوب اور مقصود نہین ہے
اور جب الا اللہ کہے تو خیال کرے کہ اللہ میرا مقصود اور مطلوب
ہے - اس کے بعد نفی کے وقت اپنی اور کل موجودات کی نفی
خیال کرے اور اثبات کے وقت اوس ذات پاک کے وجود کو
ثابت کرے یعنی ابتدا مین لا مقصود الا اللہ اور انتہا مین لا موجود
الا اللہ کا خیال کرنا چاہیے اور بغیر لحاظ معنی کے ذکر بیکار ہے
دوم یہ کہ چند بار مثلاً پچیس مرتبہ ذکر کرنے کے بعد زبان دل
سے نہایت عاجزی اور نیازمندی سے درگاہ خداوندی مین
التجا کرے کہ میرا مقصود تو ہے اور تیری رضامندی ہے مینے تیرے
لیے دنیا و آخرت کو چھوڑا اپنی محبت اور معرفت عنایت کر حضرات
نقشبندیہ اسے بازگشت کہتے ہین سوم یہ کہ قلب کی طرف توجہ
رکھے مگر اوس کی شکل کا خیال نہو اور دل کو اوس ذات پاک کی
طرف متوجہ رکھے بغیر ان دونون توجہون کے حصول مدعا غیر ممکن
ہے - چہارم یہ کہ قلب کو خطرات نفسانی سے باز رکھے جسوقت
کوئی خطرہ آوے اوسے دفع کرے - فائدہ جلیلہ - اگر ماسواے
خدا کے کسی سے دل کو تعلق ہوجائے یا کوئی بری عادت دل مین

جگہہ پکڑ جائے تو ذکر نفی و اثبات مین اوسی شے کی نفی کرے مثلاً
کسی کو مال کی محبت ہے تو اوس کے دور ہونے کے لیے لا الٰہ
کہنے کے وقت یہ خیال کرے کہ مجھہ مین مال کی محبت نہین ہے اور
الا اللہ کہنے کے وقت یہ خیال کرے کہ اللہ کی محبت میرے قلب
مین ہے - اسی طرح جو مانع پیش آوے اوس کو اسی طرح رفع کرے
اور جب تک وہ رفع نہو اسی طریقے کو کیے جاے بفضلہ تعالی وہ
مانع دور ہوجایگا خوب تجربہ ہوا ہے حضرت مرزا صاحب قدس سرہٗ
فرماتے ہین کہ ذکر نفی و اثبات سے صفات ذمیمہ بشریہ اس طریقہ
سے زائل ہوتے ہین کہ ہر ایک صفت ذمیمہ کو جدا جدا حالت ذکر مین
چندروز کلمہ لا سے نفی کرے اور اوس کی جگہہ محبت خدا کو ثابت
کرے یہان تک کہ وہ صفت زائل ہوجائے - فکر کے طریقے بھی
مختلف ہین اور بلحاظ اختلاف مقامات اور حالات کے جداگانہ
افکار ہین جن کو اشغال اور مراقبات بھی کہتے ہین - اول اس
طریقے سے تصور کرے کہ اوس ذات جامع الکمالات کا فیض
جس کا نام مبارک اللہ ہے میرے قلب مین آتا ہے اس انتظار و
خیال مین اپنے تئین محو کردے اس کو مراقبہ احدیت کہتے ہین
جس وقت حضرت نے یہ مراقبہ تعلیم فرمایا مینے عرض کیا کہ اس طرح

مراقبہ احدیت

خیال کرے کہ فیضان الٰہی بوسیلہ قلب مرشد میرے قلب مین آتا ہے ارشاد ہوا کہ نہین اس کی کوئی ضرورت نہین ہے جسطرح ہم کہتے ہین اوس طرح کرو + البتہ عرصہ کے بعد یہہ ارشاد ہوا کہ ہم غائبانہ حضرت سے توجہ لیا کرتے تھے اور حضرت اپنے خلفا سے اکثر فرمادیا کرتے تھے کہ دیکھو فلان شخص توجہ لے رہا ہے + یہ فرماکر ارشاد ہوا کہ تم ہی خیال کیا کرو کہ پیر کے قلب سے ہمارے قلب مین فیضان آتا ہے + مگر مراقبہ احدیت اور امر ہے اور یہ توجہ لینا اور شے ہے ۔ دوم یہ کہ نہایت فروتنی اور عاجزی کے ساتھ ہر وقت دل کی طرف متوجہ رہے اور اوس ذات پاک وحدہ لاشریک لہ کا دہیان رکہے تامقدور خود کسی حالت اور کسی کام مین اس خیال سے غافل نہو اور اس خیال کے ماسوا جو خطرہ قلب مین آوے اوسے دفع کرے یہان تک اس کی مشق ہو کہ بی تکلف ہر وقت اوس ذات پاک ہی کا دہیان رہنے لگے یہان تک کہ اپنے آپ کو بھی بھول جاے ۔ بروای عقل نامحرم کہ امشب با خیال او + عجب خوش خلوتے دارم کہ من ہم نیستم محرم + اگرچہ اس فکر مین بجز خیال مذکور کے ذکر نہین ہے مگر بغیر کثرت ذکر جسکا بیان اوپر ہو چکا ہے اس امر کا حصول دشوار ہے ۔ ایک مرتبہ مینے عرض کیا

کہ پاس انفاس مین لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ کا خیال کرون یا اللہ ھُو کا ارشاد ہوا کہ اختیار ہے خیال چاہے اس کا ہو یا اوس کا + حضرات نقشبندیہ ابتدا مین شغل رابطہ یعنی تصور شیخ بہی تعلیم کرتے ہین اور اس کو نہایت موثر اور سہل ترین راہ بتاتے ہین مگر حضرت مدظلہم العالی بسبب کمال احتیاط کے اس کی تعلیم نہین فرماتے مینے مگر تصور شیخ کی نسبت دریافت کیا ۔ ایک مرتبہ ارشاد ہوا کہ ہمارے حضرت کے یہان یہ تعلیم نہین تہی شیخ کی محبت اور اوس کا اتباع چاہیے اور محبت کی وجہ سے بے اختیار تصور آجانا اور بات ہے خود صحابہؓ کو ایسا ہوتا تہا چنانچہ بعض صحابہ کا مقولہ ہے کَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی وَبِیْصِ سَاقَیْہِ + حضرت ایشان نے جو اپنے مکتوبات مین تحریر فرمایا ہے کہ ذکر بے رابطہ موصل الی اللہ نہین ہے اور رابطہ بغیر ذکر موصل ہو سکتا ہے اس سے مراد محبت شیخ ہی نہ تصور شیخ ۔ ایک مرتبہ مینے عرض کیا کہ حضرت رابطہ کیا ہے ارشاد ہوا کہ شیخ سے محبت ہوجانا اور اوس کی کیفیت مرید مین آجانا کم یا زیادہ + مینے عرض کیا کہ تصور شیخ کو رابطہ کہتے ہین ارشاد ہوا کہ تصور یا بے تصور شیخ کی محبت ہونا چاہیے ہم نے کبھی نہین کیا ہم تو وہی باتین کرتے تھے جو حدیث مین آئی ہین

اوس سے کلمہ لا الٰہ الا اللہ جاری رہتا تھا یاد رکھو کہ جو بات شریعت کے اتباع اور اون اعمال سے حاصل ہوتی ہے جو حدیث مین آئے ہین وہ کسی سے نہین ہوتی ۔ حضرات نقشبندیہ یہ بھی کہتے ہین کہ جس وقت ذکر کرنے بیٹھے اوس وقت شیخ کی صورت کو اپنے روبرو خیال کرے حضرت یہ بھی نہین فرماتے ۔

اس کے بعد حضرت مراقبۂ معیت تعلیم فرماتے ہین یعنی آیۂ کریمہ وَاللہُ مَعَکُمْ اَیْنَمَا کُنْتُمْ کے معنے کا خیال رکھے اور اس امر کو ذہن مین جمائے کہ اللہ تعالیٰ میرے ساتھ ہے بلکہ ہر شے کے ساتھ معیت خیال کرے اور کسی وقت اور کسی حال مین اس خیال سے غافل نہ رہے حضرات کرام نے لکھا ہے کہ جب قلب کی یہ حالت ہو کہ چار چار گھڑی تک جمعیت اور حضور رہے اور کوئی خطرہ نہ آئے اوس وقت یہ شغل کرے ۔ ایک مرتبہ مینے عرض کیا کہ میرے حال کے مناسب مراقبہ ارشاد فرمائیے ارشاد ہوا کہ اللہ موجود ہے اور ہر شے اوس کی وحدت مین فانی ہے ۔ اس کے بعد یہ آیت پڑھی کُلُّ مَنْ عَلَیْهَا فَانٍ وَّیَبْقٰی وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ ۔ مقصود یہ تھا کہ یہ مراقبۂ بقا و فنا اس آیت کے مضمون مین مراقبہ کرنا ہے ۔ اس قدر ذکر اور فکر کا بیان ہے مبتدی

کے لیے کافی ہے اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق دے اگر مشیت الٰہی ہوئی تو دوسرے رسالے مین اس کا مفصل بیان کرون گا ۔

اوراد کا بیان

جب مین ۱۲۹۳ھ ہجری مین حاضر ہوا تو ارشاد فرمایا کہ تین سو مرتبہ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ اور اول و آخر پچیس پچیس مرتبہ درود شریف پڑھ لیا کرو ۔ اس کے بعد بذریعہ تحریر اس کے پانسو مرتبہ پڑھنے کا ارشاد ہوا بعد ازان بذریعہ تحریر یہ بھی حکم ہوا کہ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ پڑھ لیا کرو مگر کوئی مقدار اوس کے لیے معین نہین فرمائی ۔ ایک مرتبہ مینے حاضر ہو کر عرض کیا کہ حضور نے بلا تعیین یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ پڑھنے کا حکم فرمایا تھا مین یا ارحم الراحمین پر قیاس کر کے پانسو مرتبہ سے بھی پڑھتا ہون ارشاد ہوا کہ اس قدر نہین تھوڑا سا پڑھ لینا کسی وقت کافی ہے بزرگون نے یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ پانسو مرتبہ اور پچیس پچیس مرتبہ درود اول و آخر پڑھا ہے اور حضرت مجدد رضی اللہ عنہ پانسو مرتبہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللہِ اور سو سو مرتبہ درود اول و آخر اور حضرت ایشان نے لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ پانسو مرتبہ اور درود اول و آخر سو سو مرتبہ پڑھا ہے

مینے عرض کیا کہ حضرت ان کو کس قدر پڑھتے ہین ارشاد ہوا کہ جب سے بیمار ہوا ہون دس دس مرتبہ پڑھ لیتا ہون ٭ ایک مرتبہ یہ بھی فرمایا تھا کہ ہمیشہ پڑھے اگرچہ دس دس ہی مرتبہ پڑھے ٭ ایک مرتبہ ارشاد ہوا کہ شب کو لیٹنے کے بعد سو مرتبہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ پڑھ لیا کرو اور دعا مانگ کر سو رہا کرو ٭ دعا مین ایسے الفاظ فرمائے جو دین و دنیا اور مرتبۂ عرفان کے لیے جامع تھے افسوس کہ مجھے یاد نہ رہے - اس سے پیشتر ارشاد ہوا تھا کہ سوتے وقت سو مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ اور سو مرتبہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ پڑھا کرو اس کے بموجب مین عشا کے وقت ان دونو کو پڑھ لیتا تھا اس وجہ سے مینے عرض کیا کہ مین پڑھتا ہون مگر لیٹنے سے پہلے پڑھ لیتا ہون ارشاد ہوا کہ بس سنت یہی ہے جو ہم نے بیان کیا ٭ یہ فرما کر آپ لیٹ رہے - مکرر ارشاد ہوا کہ جب تھوڑی رات رہجاتی تھی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پڑھا کرتے تھے سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ اور اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ بھی پڑھتے تھے — ایک مرتبہ یون ارشاد ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو اوٹھتے تھے تو پڑھتے تھے سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ - اَللّٰهُمَّ

اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ ضِيْقِ الدُّنْيَا وَضِيْقِ الْاٰخِرَةِ اور ابوداود کی روایت مین یہ الفاظ آئے ہین اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ ضِيْقِ الدُّنْيَا وَضِيْقِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ اور دس مرتبہ اسکا پڑھنا آیا ہے - غرضکہ ان سب اوراد کے پڑھنے کا ایما ہوا - اس سے پیشتر ارشاد ہوا تھا کہ پچھلی رات کو اگر کچھ اور نہو تو استغفار کرلیا کرے دیکھو قرآن مجید مین اللہ تعالے نے فرمایا ہے وَبِالْاَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ اور هُمْ يُصَلُّوْنَ نہین فرمایا ٭ غرضکہ تہجد کی نماز سے زیادہ آپ اس امر کی تاکید فرماتے ہین کہ پچھلی رات کو اوٹھکر استغفار کرے اور اپنے گناہون پر نادم ہو کر روئے

ایک مرتبہ جنون کا ذکر فرمایا اوس مین ارشاد ہوا کہ یہ درود پڑھا کرو اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى مُؤْمِنِ الْجِنِّ اس سے اونہین فائدہ ہوتا ہے ٭ مینے عرض کیا کہ کوئی خاص درود شریف ارشاد ہو جس کے پڑھنے سے زیارت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہوا کرے ارشاد ہوا کہ کوئی خاص درود شریف نہین ہے خلوص پیدا کرنا چاہیے ٭ تھوڑے تامل کے بعد ارشاد ہوا کہ البتہ حضرت سید حسن رسول نما کو اس درود کا عمل تھا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعِتْرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ

اس سے خود اونہین بہی زیارت ہوتی تہی اور جب وہ بتا دیتے
تہے او سے بہی ہوجاتی تہی گیارہ سو مرتبہ اسکو ہر روز پڑہے
مین بہی پڑہتا ہون اسی وجہ سے میری تسبیح کے شمار دانہ
گیارہ رہتے ہین + مینے عرض کیا کہ بعد عصر حضور اسی کو پڑہتے
ہین ارشاد ہوا کہ نہین دن مین کسی وقت پڑہ لیتا ہون اسوقت
تو لا الہ الا اللہ پڑہتا ہون + پہر مینے عرض کیا کہ حضور کلمہ کسقدر
پڑہتے ہین ارشاد ہوا کہ ہمارے حضرتؒ دس ہزار مرتبہ درود
شریف اور پچاس ہزار مرتبہ کلمہ پڑہتے تہے اور دس پارہ قرآن
مجید کے تہجد مین پڑہنے کا معمول تہا اور کچہہ معلوم نہین ہوتا تہا
دس پارے اتنی دیر مین ہوجاتے تہے کہ انجان سمجہے کہ ایک پارہ
پڑہا ہوگا اور پانچون وقت صلوۃ التسبیح پڑہتے تہے - اور حضرت
خواجہ محمد زبیرؓ بعد ظہر دو رکعت نفل مین ہر روز قرآن مجید
ختم کرتے تہے اوس کے بعد کہانا کہاتے تہے اور حقہ پیتے تہے
پہر وضو کرکے عصر کی نماز پڑہتے تہے + دُر المعارف مین حضرت
قبلہ عالم کے حالات مین لکہا ہے کہ آپ صلوۃ اوابین مین دس
پارہ قرآن مجید کے پڑہتے تہے اس کے بعد مُردون کا حلقہ
ہوتا تہا اور آپ توجہ دیتے تہے پہر دولتخانے مین تشریف لیجاکر

سلہ یعنی اعلیٰ حضرت شاہ محمد آفاق قدس سرہ
عہ یہ حضرت قبلہ عالم کی کرامت تہی جس کا ظہور ہر روز ہوتا تہا گر در المعارف سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ بعد ظہر تلاوت قرآن مجید فرماکر کہانا نوش کرتے تہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے کبہی نفل مین ختم کیا اور کبہی یون تلاوت کی ہے ۱۲

عورتون کا حلقہ کرتے تہے اور آدہی رات کو چند گہڑی آرام فرماکر
تہجد کے لیے اوٹہہ بیٹہتے تہے اور تہجد کی نماز مین چالیس مرتبہ
یا ساٹہہ مرتبہ سورہ یٰس پڑہتے تہے بعد ازان چاشت کے وقت
تک مراقب رہتے تہے پہر مردون کا حلقہ ہوتا تہا اور آپ
توجہ دیتے تہے پہر تہوڑی دیر قیلولہ فرماکر قرارت طویل کے
ساتہہ چار گہڑی مین نماز فی زوال پڑہتے تہے پہر ختم خواجگان
پڑہکر ظہر کی نماز ادا کرتے تہے بعد اس کے قرآن مجید کی تلاوت
کرکے کہانا نوش کرتے تہے رات دن مین یہی وقت حضرت کے
کہانے کا تہا بعد عصر کے مشکوۃ شریف یا مکتوبات امام ربانی کا
درس فرماتے تہے - غرضکہ تمام دن توجہ دینے اور ہدایت خلق
مین صرف کرتے تہے جب آپ مکان سے مسجد مین تشریف
لاتے تہے تو امرا اپنے دوشالے اور پگڑیان مکان سے مسجد
تک بچہا دیتے تہے تاکہ قدم مبارک زمین پر نہ پڑے اور اگر کسی
مریض کی عیادت یا دعوت مین جانے کے لیے سوار ہوتے تو
بادشاہون کے مثل آپ کی سواری جاتی تہی ایک روز دہلی کی
جامع مسجد کے نیچے سے آپ کی سواری نکلی حضرت شاہ گلشن رح
نے دیکہا کہ ایک شخص نالکی مین سوار ہے اور بہت سی پالکیان اوسکے

پیچھے چلی جاتی ہین اور مجمع کثیر اون پالکیون کے ہمراہ ہے اور انوار الٰہی اوس پالکی کے اس طرح محیط ہے کہ پالکی سے لیکر آسمان تک نور تابان کا ایک تختہ معلوم ہوتا ہے اور تمام گلی نور سے بھر گئی ہے حضرت شاہ گلشن رضؓ نے اپنے سر سے پرانی کملی کو اوتار کر ڈالدیا اور اپنے مریدون سے فرمایا کہ اس مین آگ دیدو اونہون نے عرض کیا کہ اس کا کیا سبب ہے فرمایا کہ اس امیر کی سواری پر ایک ایسا نور ہے کہ مینے کبھی اپنی کملی مین مشاہدہ نہین کیا باوجودیکہ تیس برس اس کملی مین ریاضت سے گذرانے ہین کسی نے عرض کیا کہ یہ سواری حضرت محمد زبیرؓ کی ہے آپ نے فرمایا الحمد للہ کہ ہمارے پیرزادے ہین ہماری آبرو باقی رہی اور اپنے مرید کو خدمت مین حضرت قبلۂ عالم کی بھیجا اور فرمایا کہ جس جاے حضرت تشریف رکھتے ہون ہم کو مرید کرنا جائز نہین انتہےٰ پھر مینے عرض کیا کہ حضور کلمہ کس قدر پڑھتے ہین - ارشاد ہوا کہ اب تو بسبب ضعف کے پڑھا نہین جاتا پہلے چار ہزار مرتبہ دم بند کر کے پڑھتے تھے اور درود شریف کا تو اسی قدر معمول تھا ؛ مینے عرض کیا کہ بعد ظہر انا فتحنا پڑھنا چاہیے ارشاد ہوا کہ حدیث مین نہین آیا ؛ پھر عرض کیا کہ بعد عصر عم یتساءلون پڑھنا چاہیے ارشاد ہوا

کہ یہ بھی حدیث مین نہین آیا مگر مین کبھی بعد عصر اور کبھی قبل عصر پڑھ لیتا ہون ؛ واضح ہو کہ متاخرین نقشبندیہ نے روزانہ کلمہ پڑھنے کی مقدار پانچ ہزار بیان کی ہے مگر حضرت کے ارشاد سے کسی مقدار کی تعیین نہین پائی جاتی جو مقدار کہ اعلیٰ حضرت کے معمول مین تھی اوس کا ہونا تو اس وقت کے کم ہمتون سے غیر ممکن ہے بلکہ فی نفسہ بھی اور معمولات کے ساتھ اس مقدار کا ہونا دشوار ہے لہٰذا جس قدر ہو سکے ایک مقدار معین کر کے ہر روز پڑھ لیا کرے مگر بحضور دل معنون کا لحاظ ضرور رہے - اس بیان سے اکثر معمولات خانقاہ آفاقیہ معلوم ہوے ان کے علاوہ حضرت قبلہ کے معمولات وہی ہین جو حصن حصین مین مذکور ہین طالب کے لیے چند معمولات لکھے جاتے ہین - حضرت کا معمول ہے کہ ذی علم ارادتمندون کو حصن حصین کا حوالہ دیتے ہین اور جس قدر اوراد اوسمین صبح و شام اور دوسرے وقتون کے لیے لکھے ہین اون کے ورد رکھنے کی تاکید فرماتے ہین ایک مرتبہ حضرت قبلہ نے یہ دعا پڑھی اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ ذَنْبِیْ وَوَسِّعْ لِیْ فِیْ دَارِیْ وَبَارِكْ لِیْ فِیْ رِزْقِیْ اور ارشاد ہوا کہ وضو کے اندر اسی دعا کا پڑھنا حدیث سے ثابت ہے اور کسی دعا کا پڑھنا حدیث مین نہین آیا ؛ سنت فجر

کے بعد یہ دعا پڑہے اَللّٰھُمَّ رَبَّ جِبْرَئِیْلَ وَمِیْکَائِیْلَ وَاِسْرَافِیْلَ
وَمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ النَّارِ ۔ اور داہنے
پہلو پر ذرا لیٹ جاے ۔ ہر فرض کے بعد آیۃ الکرسی خَالِدُوْنَ
تک اور کلمۂ توحید یعنی لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ
لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ
شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۔ ایک مرتبہ پڑہے ایک مرتبہ مینے عرض کیا کہ آیۃ الکرسی
عظیم تک پڑہنا چاہیے یا خالدون تک ارشاد ہوا کہ جہان تک
چاہے ہم تو خالدون تک پڑہتے ہین ٭ نماز فجر اور مغرب کے بعد
کلمۂ مذکور دس مرتبہ پڑہے ۔ حضرت کا معمول تہا کہ جن فرضون کے
بعد سنت موکدہ ہے اون کے بعد آپ کچہہ نہین پڑہتے تہے فرض
کے بعد اس قدر کہکر آپ کہڑے ہو جاتے تہے اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ
وَمِنْکَ السَّلَامُ تَبَارَکْتَ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ ۔ مگر آخر مین
یہ معمول ہوگیا کہ بعد فرض مغرب دس مرتبہ کلمۂ توحید پڑہکر سنت
پڑہنے کے لیے کہڑے ہوتے ہین اور یہی معمول حضرت مجدد رح کا
تہا ۔ بعد نماز صبح یہ معمول رہا کہ کلمۂ توحید دس مرتبہ پڑہکر ہاتہہ
اوٹہائی اور اس قدر پڑہا ۔ اَللّٰھُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ وَلَا
مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا یَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْکَ الْجَدُّ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ

اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ۔ اور مونہہ پر ہاتہہ پہیر لیے بعد ازان آیۃ الکرسی
وغیرہ پڑہکر طلوع آفتاب تک مراقب رہتے ہین پہر چار رکعت
اشراق کی پڑہتے ہین ۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ ۳۳ مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ۳۳ مرتبہ
اَللّٰہُ اَکْبَرُ ۳۴ مرتبہ اور قُلْ ھُوَ اللّٰہُ بہی ہر نماز کے بعد پڑہے ۔ ایک
مرتبہ مینے عرض کیا کہ مین ہر نماز کے بعد دس مرتبہ قل ہو اللہ
پڑہتا ہون ارشاد ہوا کہ قل ہو اللہ پڑہنا حدیث مین آیا ہے
مین بہی پڑہتا ہون ٭ سُبْحَانَ اللّٰہِ سو مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ سو مرتبہ
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ سو مرتبہ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ سو مرتبہ اور درود شریف
دس مرتبہ صبح و شام پڑہے ۔ اور وقت چاشت کے کلمۂ توحید
سو مرتبہ پڑہے ۔ بعد نماز مغرب سورۂ قیامہ اور سورہ سجدہ
اور سورۂ واقعہ اور سورہ یٰسٓ پڑہے اور بعد نماز صبح بہی سورہ
یٰسین پڑہے حضرت مجدد رضی اللہ عنہ شروع حال مین اکثر اس
سورت کو نماز تہجد اور نماز چاشت اور فی زوال مین تکرار پڑہتے
تہے یہان تک کہ کبہی اسّی مرتبہ اس کے پڑہنے کی نوبت پہونچتی
تہی اور کبہی کم اور کبہی اس سے بہی زیادہ نماز تہجد مین سورہ یٰسین
کا پڑہنا نہایت موجب برکات لکہا ہے ۔ اور بعد نماز عشا سورۂ
تبارک الذی اور سورہ بقرہ کے شروع کی چار آیتین یعنی الٓمٓ سے

مفلحون تک اور آخر کی دو آیتین یعنی اٰمن الرسول سے آخر سورہ
تک اور سورہ حشر کے آخر کی چار آیتین یعنی لو انزلنا ھذا القرآن
سے آخر سورہ تک اور چارون قل تین تین مرتبہ پڑھے اور جب
لیٹے تو کہے بِاسمِكَ وَضَعتُ جَنبِي فَاغفِرلِي - اور یہ دعا پڑھے
اَللّٰھُمَّ اَسلَمتُ نَفسِي اِلَيكَ وَوَجَّهتُ وَجهِي اِلَيكَ وَفَوَّضتُ اَمرِي
اِلَيكَ وَاَلجَأتُ ظَهرِي اِلَيكَ رَغبَةً وَّرَهبَةً اِلَيكَ لَا مَلجَأَ وَلَا
مَنجَأَ اِلَّا اِلَيكَ اٰمَنتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي اَنزَلتَ وَبِنَبِيِّكَ الَّذِي
اَرسَلتَ پھر سو مرتبہ سُبحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمدِهٖ اور سو مرتبہ قُل ھُوَ اللّٰهُ
پڑھکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روح پر فتوح کو بخشدے اور دعا
مانگکر سو رہے جب سوتے سے آنکھ کھل جاے تو یہ پڑھے - لَا اِلٰهَ
اِلَّا اللّٰهُ وَحدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ لَهُ المُلكُ وَلَهُ الحَمدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيءٍ
قَدِيرٌ اَلحَمدُ لِلّٰهِ سُبحَانَ اللّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكبَرُ وَلَا حَولَ وَ
لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ العَلِيِّ العَظِيمِ - حدیث مین آیا ہے کہ اسے پڑھکر جو
دعا مانگیگا وہ قبول ہوگی پچھلی رات کو سوکے اوٹھتے ہی کہے اَلحَمدُ
لِلّٰهِ الَّذِي اَحيَانَا بَعدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَيهِ النُّشُورُ - اور جب اوٹھکے
بیٹھے تو پڑھے اَللّٰھُمَّ لَكَ الحَمدُ اَنتَ قَيِّمُ السَّمٰوَاتِ وَالاَرضِ
وَمَن فِيهِنَّ وَلَكَ الحَمدُ اَنتَ نُورُ السَّمٰوَاتِ وَالاَرضِ وَمَن فِيهِنَّ

وَلَكَ الحَمدُ اَنتَ مَلِكُ السَّمٰوَاتِ وَالاَرضِ وَمَن فِيهِنَّ وَلَكَ
الحَمدُ اَنتَ الحَقُّ وَوَعدُكَ الحَقُّ وَلِقَاءُكَ حَقٌّ وَقَولُكَ حَقٌّ
وَالجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالنَّبِيُّونَ حَقٌّ وَمُحَمَّدٌ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ
حَقٌّ اَللّٰھُمَّ لَكَ اَسلَمتُ وَبِكَ اٰمَنتُ وَعَلَيكَ تَوَكَّلتُ وَاِلَيكَ
اَنَبتُ وَبِكَ خَاصَمتُ وَاِلَيكَ حَاكَمتُ فَاغفِرلِي مَا قَدَّمتُ
وَمَا اَخَّرتُ وَمَا اَسرَرتُ وَمَا اَعلَنتُ وَمَا اَنتَ اَعلَمُ بِهٖ مِنِّي
اَنتَ المُقَدِّمُ وَاَنتَ المُؤَخِّرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنتَ وَلَا اِلٰهَ غَيرُكَ
پھر مسواک کرے اور وضو کرکے دعای معمولہ پڑھ کے سورۂ آل عمران
کے آخر کی دس آیتین آسمان کی طرف نظر اوٹھا کے پڑھے یعنی
اِنَّ فِي خَلقِ السَّمٰوَاتِ وَالاَرضِ وَاختِلَافِ اللَّيلِ وَالنَّهَارِ لَاٰيَاتٍ
لِّاُولِي الاَلبَابِ سے لَعَلَّكُم تُفلِحُونَ تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم نے ان آیتون کو کبھی وضو کرنے کے بعد پڑھا ہے اور کبھی پہلے
پڑھا ہے طالب کو اختیار ہے کہ وضو کے پہلے پڑھے یا بعد پڑھے
اس کے بعد تہجد کی نماز مین مشغول ہو - یہان چند وہ دعائین
لکھدینا مناسب ہین جن کے پڑھنے کا حضرت عالی نے مکرر ارشاد
فرمایا ۱۲ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسأَلُكَ العَفوَ وَالعَافِيَةَ فِي الدُّنيَا وَالاٰخِرَةِ
اَللّٰھُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ العَفوَ فَاعفُ عَنِّي ۱۳ اَللّٰھُمَّ اِنِّي اَسأَلُكَ

ذاتی توجہ اور انس مقصود ہے اس کو حاجت ہو یا نہو۔ آخر ذیقعدہ سنہ ۱۳ ہجری مین شب کے وقت حاضر خدمت بابرکت تھا ارشاد ہوا کہ اس امر مین اختلاف ہے کہ رویت باری تعالی خواب مین ممکن ہے یا نہین مگر حق یہ ہے کہ ہو سکتی ہے امام احمد حنبل رح نے کئی مرتبہ اللہ تعالی کو خواب مین دیکھا ہے ÷ ارشاد ہوا کہ افعال ظاہری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بسہولت اور بے تکلف ہونے لگنا یہی فنا فی الرسول ہے اور کچھہ نہین ÷ ایک مرتبہ مینے عرض کیا کہ حضرت حالتین سب کچھہ طاری ہوتی ہین مگر وہ جو بات ہے وہ نہین ہے ارشاد ہوا کہ کوئی آسمان پر اوڑنے نہین لگتا ہے ولایت اسی کو کہتے ہین کہ احکام شریعت بے تکلف ہونے لگین اور افعال شریعت ایسے ہو جائین کہ گویا امور طبعی ہین ÷ ایک مرتبہ مینے عرض کیا کہ وحدت وجود کی نسبت حضور کی کیا راے ہے ارشاد ہوا کہ جب کچھہ نہتھا تو یہ سب کچھہ کہان سے آگیا ÷ عصر کے وقت بخاری شریف کا سبق جب ختم ہو گیا تو حکیم عظمت حسین صاحب اور مولوی عبد الکریم صاحب سے فرمایا کہ علحدہ چلو اور میرا ہاتھہ پکڑ کے علحدہ لیگئے اور ارشاد فرمایا کہ یہ تو بتاؤ کہ انبیای کرام کو تحمل کیون زائد تھا

فنا فی الرسول اور ولایت
کے حاصل معنی اور ان کا نتیجہ

حکیم صاحب نے عرض کیا کہ آپ ہی ارشاد کیجیے فرمایا کہ غلبۂ توحید ÷ اس ارشاد کی غالبا یہ وجہ تھی کہ اون دنون بعض واقعے ایسے پیش آئے تھے جن مین حضرت نے بہت ہی تحمل فرمایا تھا ہم اپنے دل مین یہ خیال کرتے تھے کہ اس تحمل کی کیا ضرورت ہے اس کے دفع کرنے کو یہ ارشاد ہوا۔ ارشاد ہوا کہ جو دست غیب کا عمل کرتے ہین اگر اہل نسبت ہون تو نسبت سلب ہو جاے اور سارے عملون کا یہی حال ہے ÷ دست غیب کا ذکر تو آپ نے ایک ہی مرتبہ فرمایا گر مطلق اعمال کے لیے کئی مرتبہ یہی ارشاد کیا ایک مرتبہ فرمایا کہ لوگ کہتے ہین کہ مجھے تسخیر کا عمل ہے ہم نے تو تسخیر کا عمل کبھی نہین کیا البتہ یُحِبُّھُمْ وَیُحِبُّوْنَہٗ کا مراقبہ کیا کرتی ہین ÷ یعنی تسخیر عالم کی وہ وجہ نہین ہے جو کوتاہ اندیش کم مایہ لوگ خیال کرتے ہین بلکہ وہ وجہ ہے جس کا ذکر حدیث مین آیا ہے کہ جسے اللہ تعالی دوست رکھتا ہے اوس کا اعلان فرشتون مین کر دیتا ہے اور اوس کو محبوب رکھنے کا حکم فرماتا ہے اور فرشتے اہل زمین کے قلوب کو اطلاع دیتے ہین جس کی وجہ سے اہل زمین کو خواہ مخواہ اوس سے اُنس پیدا ہوتا ہے اور خود بخود دل وسطرف کھنچے چلے جاتے ہین۔ ایک روز مینے عرض کیا کہ حضرت بڑی

ذاتی توجہ اور انس مقصود ہے اس کو حاجت ہو یا نہو - آخر ذیقعدہ
سنہ ۱۳۰۷ہجری مین شب کے وقت حاضر خدمت بابرکت تہا
ارشاد ہوا کہ اس امر مین اختلاف ہے کہ رویت باری تعالی
خواب مین ممکن ہے یا نہین مگر حق یہ ہے کہ ہوسکتی ہے امام احمد
حنبل رح نے کئی مرتبہ اللہ تعالی کو خواب مین دیکہا ہے +

فنا فی الرسول اور ولایت کے حاصل معنی اور اونکا نتیجہ

ارشاد ہوا کہ افعال ظاہری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
بسہولت اور بے تکلف ہونے لگنا یہی فنا فی الرسول ہے اور کچہہ
نہین + ایک مرتبہ مینے عرض کیا کہ حضرت حالتین سب کچہہ
طاری ہوتی ہین مگر وہ جو بات ہے وہ نہین ہے ارشاد ہوا
کہ کوئی آسمان پر اوڑنے نہین لگتا ہے ولایت اسی کو کہتے ہین کہ
احکام شریعت بے تکلف ہونے لگین اور افعال شریعت ایسے
ہوجائین کہ گویا امور طبعی ہین + ایک مرتبہ مینے عرض کیا کہ وحدت
وجود کی نسبت حضور کی کیا راے ہے ارشاد ہوا کہ جب کچہہ نہتا
تو یہ سب کچہہ کہان سے آگیا + عصر کے وقت بخاری شریف کا
سبق جب ختم ہوگیا تو حکیم عظمت حسین صاحب اور مولوی عبد الکریم
صاحب سے فرمایا کہ علحدہ چلو اور میرا ہاتہ پکڑ کے علحدہ لیگئے
اور ارشاد فرمایا کہ یہ تو بتاؤ کہ انبیای کرام کو تحمل کیون زائد تہا

حکیم صاحب نے عرض کیا کہ آپ ہی ارشاد کیجیے فرمایا کہ غلبۂ توحید +
اس ارشاد کی غالبا یہ وجہ تہی کہ اون دنون بعض واقعے ایسے
پیش آئے تہے جن مین حضرت نے بہت ہی تحمل فرمایا تہا ہم
اپنے دل مین یہ خیال کرتے تہے کہ اس تحمل کی کیا ضرورت ہے
اس کے دفع کرنے کو یہ ارشاد ہوا - ارشاد ہوا کہ جو دست غیب
کا عمل کرتے ہین اگر اہل نسبت ہون تو نسبت سلب ہوجاے اور
سارے عملون کا یہی حال ہے + دست غیب کا ذکر تو آپ نے ایک
ہی مرتبہ فرمایا مگر مطلق اعمال کے لیے کئی مرتبہ یہی ارشاد کیا
ایک مرتبہ فرمایا کہ لوگ کہتے ہین کہ مجہے تسخیر کا عمل ہے ہم نے تو
تسخیر کا عمل کبہی نہین کیا البتہ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ کا مراقبہ کیا کرتی
ہین + یعنی تسخیر عالم کی وہ وجہ نہین ہے جو کوتاہ اندیش کم مایہ
لوگ خیال کرتے ہین بلکہ وہ وجہ ہے جس کا ذکر حدیث مین آیا ہے
کہ جب اللہ تعالی دوست رکہتا ہے اوس کا اعلان فرشتون مین
کردیتا ہے اور اوس کو محبوب رکہنے کا حکم فرماتا ہے اور فرشتے
اہل زمین کے قلوب کو اطلاع دیتے ہین جس کی وجہ سے اہل زمین
کو خواہ مخواہ اوس سے اُنس پیدا ہوتا ہے اور خود بخود دل وسطرف
کہنچے چلے جاتے ہین - ایک روز مینے عرض کیا کہ حضرت بڑی

مشکل ہے کہ حضرات نقشبندیہ تو حصول مقصود کو صحبت شیخ پر
منحصر رکھتے ہین اور حضرت کے یہان کوئی رہنے نہین پاتا پہر
طالب کیا کرے ارشاد ہوا کہ تم نے سنا ہے کہ قاز ایک جانور
ہے وہ انڈے دیکر اوڑجاتا ہے اور محض خیال سے انڈے
سیتا ہے اور صرف اوس کے خیال ہی سے انڈے سیلیے جاتے
ہین اور بچے پیدا ہوتے ہین پہر کیا اللہ تعالی نے انسان کو اتنی
قدرت بہی نہین دی + برادر مکرم مولوی عبد الکریم صاحب
جب حضرت کی خدمت مین آکر رہے اور کچہ عرصہ گذر گیا اتفاقاً
ایک شب مین حاضر خدمت بابرکت تہا دل مین یہ خیال آیا کہ
مولوی صاحب کیا خوش نصیب ہین کہ ہر وقت خدمت مین
حاضر رہتے ہین ایک ہم کم نصیب ہین کہ دور پڑے ہین
اوسی وقت ارشاد ہوا کہ رہنے سے کیا ہوتا ہے جو بات
ہونے والی ہوتی ہے وہ ایک گھڑی مین ہو جاتی ہے +
ایک مرتبہ چند ایسے شخصون کا ذکر آیا جو پہلے کسی کے مرید تہے اور
پہر حضرت قبلہ سے بیعت کی مینے عرض کیا کہ صوفیہ تکرار بیعت کو منع
کرتے ہین ارشاد ہوا کہ اگر مرشد اول صاحب نسبت ہو اور
دوسرا صاحب نسبت ہو تو تکرار واجب ہی صاحب نسبت سے صرف

بیعت کرنا باعث نجات ہے قیامت کے دن جب اوس کے حال
پر عنایت الٰہی ہوگی تو اوس کا پرتو اوس کے مریدون کو پہونچیگا
اور سب اوس کے ہمراہ جنت مین جائینگے + مین نے عرض کیا
کہ صاحب نسبت ہونا کیونکر معلوم ہو ارشاد ہوا کہ معلوم ہو جاتا ہے +
بدہ کے روز مین حاضر خدمت تہا خادم حجام سامنے آگیا ارشاد
ہوا کہ بدہ کے روز حجامت بنانے کو مشائخ نے منع کیا ہے اور
بہت خطرات اسمین بیان کیے ہین + مینے عرض کیا کہ کس روز
حجامت بنانا بہتر ہے ارشاد ہوا کہ جمعرات کو جمعرات کے
دن سر منڈانے مین مشائخ نے بڑے برکات بیان کیے ہین جمعرات
کی صبح کو سفر کرنا بہی اچہا ہے جمعہ کو سفر کرنا نہ چاہیے اور جو سفر
مین ہو تو جمعہ کو چلنا کچہ مضائقہ نہین اور اگر مکان پر ہو تو بعد جمعہ
سفر کرے + ایک مرتبہ مجہے رخصت کرنے کی غرض سے حضرت
مسجد سے نکل کر دور تک تشریف لائی راہ مین جیب سے تسبیح
نکال کر ارشاد فرمایا کہ لو یہ تبرک ہے تسبیح پڑہا کرو یہ جو لوگ کہتے
ہین کہ بدعت ہے غلط ہے حضرت ابو ہریرہؓ نے دانون کو پرو دیا تہا +
فقیر کہتا ہے کہ ابو نعیم حلیۃ الاولیا مین نعیم ابن محرر سے روایت
کرتے ہین کہ حضرت ابو ہریرہؓ کے پاس ایک تاگا تہا جسمین دو ہزار

گرہین تہین بغیر اوس کے پڑہے آپ نہین سوتے تہے ملا علی قاری نے بہی مرقات مین اس روایت کو نقل کیا ہے اور اس روایت کی تائید اوس حدیث سے بہی ہوتی ہے جو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مرفوعًا بایں الفاظ مروی ہے نِعْمَ المُذَکِّرُ السُّبْحَۃُ یعنی تسبیح عمدہ یاد دلانیوالی ہے اس سے ظاہر ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو دانے پرو دیے گئے تہے اور سبحہ یعنی تسبیح اوسکا نام رکہدیا گیا تہا اگرچہ اس حدیث کی سند کو ضعیف لکہا ہے مگر اسکے ضعیف ہونے سے اصل مقصود مین فتور نہین آتا اور حضرت عالی نے جو اثر ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی تسبیح کی ہیئت خاص کی سند مین بیان فرمایا اس سے یہ نہ سمجہنا چاہیے کہ بغیر اس سند کے تسبیح کا جواز ثابت نہین ہوسکتا بلکہ ثبوت جواز کے لیے اسقدر کافی ہے کہ بہت سی روایتون سے صحابہ اور ازواج مطہرات کا گٹہلیون اور کنکریون پر پڑہنا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دیکہکر منع نکرنا ثابت ہے طحطاوی حاشیہ مراقی الفلاح مین شرح مشکوۃ سے ناقل ہین وجاء بسند ضعیف عن علی مرفوعا نعم المذکر السبحۃ قال ابن حجر والروایات بالتسبیح بالنوی والحصا کثیرۃ عن الصحابۃ و بعض امہات المومنین بل راھا صلی اللہ علیہ وسلم واقرھا علیہ انتہی

اور علامہ شامی رد المحتار مین فرماتے ہین ودلیل الجواز ما رواہ ابو داود والترمذی والنسائی وابن حبان والحاکم وقال صحیح الاسناد عن سعد بن ابی وقاص انہ دخل مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی امرأۃ وبین یدیھا نوی او حصا تسبح بہ فقال اخبرک بما ھو ایسر علیک من ھذا او افضل فقال سبحان اللہ عدد ما خلق فی السماء وسبحان اللہ عدد ما خلق فی الارض وسبحان اللہ عدد ما بین ذلک وسبحان اللہ عدد ما ھو خالق والحمد للہ مثل ذلک واللہ اکبر مثل ذلک ولا الہ الا اللہ مثل ذلک ولا حول ولا قوۃ الا باللہ مثل ذلک - فلم ینھھا عن ذلک وانما ارشدھا الی ما ھو ایسر وافضل ولو کان مکروھا لبین لھا ذلک ولا تزید السبحۃ علی مضمون ھذا الحدیث الا بضم النوی فی خیط ومثل ذلک لا یظھر تاثیرہ فی المنع انتہی -

الغرض صحابہ کرام کا گٹہلیون وغیرہ پر پڑہنا تو ثابت ہے اب رہی تسبیح اوسمین وہی دانے ہین مگر تاگے مین پروئے ہوئے یعنی اون دانون مین شکل خاص پیدا ہوگئی جس کے سبب سے وہ دانے محفوظ ہوگئے اور منتشر ہونے سے بچے پس جب اصل کا ثبوت تقریر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے تو اس ہیئت سے بدعت اور

ممنوع نہین ہو سکتی اس کی وجہ یہ ہی کہ جتنے امور شریعت سے ثابت ہین وہ دو قسم پر ہین ایک وہ جن کا مادہ یعنی اصل اور اوسکی ہیئت شارع علیہ السلام نے متعین اور مقرر کردی ہے جیسے نماز روزہ وغیرہا اس مین کسی طرح کی بیشی وکمی نہین ہو سکتی اور جو شکل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرما دی ہے وہی مقبول ہے اور سوا اوس کے اور جو شکل اوس مین نکالی جاوے وہ مردود ہے دوسرے وہ جن کی شکل متعین نہین کی صرف مادہ بیان فرما دیا ہے جیسے اعلای کلمۃ اللہ یا مطلق ذکر خدا یعنی یہ تو ارشاد ہوا کہ اُذکُرُوا اللہَ ذِکراً کَثیراً مگر ذکر کثیر کی سب شکلین بیان نہین فرمائین اسی طرح جہاد کا تو حکم دیا مگر اوس کے لیے کوئی خاص طور ارشاد نہین ہوا اس قسم کے امور جس طور پر کیے جائین گے اور جو شکل اونکی ہوگی اوسے خلاف شریعت نہین کہہ سکتے کیونکہ شارع علیہ السلام کا شکل خاص کے بیان کرنے سے سکوت کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ یہ امر جس شکل سے کیا جائی وہ خلاف مرضی شارع نہین ہے کیونکہ السکوت فی معرض البیان بیان پس جس پیرایہ مین وہ اصلی امر ظاہر ہوگا شارع علیہ السلام کی مرضی کے مطابق ہوگا البتہ اگر ایسی شکل اختیار کیجاے جس کا ممنوع ہونا شریعت سے ثابت ہے تو بلا شک وہ

شکل ممنوع اور خلاف مرضی شارع علیہ السلام ہوگی اور تسبیح کی شکل اس قبیل کی نہین ہے اس وجہ سے وہ ممنوع اور بدعت نہین ہو سکتی اسی قبیل سے وہ اذکار و اشغال ہین جو صوفیہ کرام نے بیان فرمائے ہین فاحفظ و استقم۔ الغرض اگر اثر مذکور اور حدیث مزبور کا ثبوت کامل ہے تو تسبیح کا ثبوت نہایت ظاہر ہے اور اگر بالفرض ان دونون روایتون کا ثبوت کامل نہو تو بھی تسبیح کے ثبوت مین کلام نہین ہے۔ اس مختصر تقریر سے بہت سے جھگڑے طے ہو جاتے ہین اگر بنظر انصاف و غور دیکھا جاوے واللہ ولی التوفیق —

ایک مرتبہ مینے استفسار کیا کہ قصیدۂ غوثیہ جو حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب ہے یہ نسبت صحیح ہے یا نہین ارشاد ہوا کہ نہین ؎

بعض اہل اللہ کے حالات

ارشاد ہوا کہ حضرت شاہ مینا صاحب لکھنؤ مین بڑے عالی نسبت تھے مین مزار پر جایا کرتا تھا معلوم ہوتا تھا کہ عرش سے لیکر مزار تک انوار کا ہجوم ہے اور ارہ رہ رہ ہے اور ایک پیر جلیلون ہین لکھنؤ مین اون کی نسبت ان سے بھی عالی ہے اور ایک شاہ بخارا ہین وہ بھی بڑے شخص ہین مولوی عبدالرحمن صاحب

بہی ہین اور عالم ہین اور شاہ مینا صاحب گلستان بوستان
تک پڑہے تہے مگر مولوی صاحب ان کو ہرگز نہین پاتے +
اس کے بعد فرمایا کہ نیک بختی اور شے ہے اور ولایت اور چیز ہے
ولایت محض عنایت خدا سے ہوتی ہے حضرت[لہ] کے پاس بیس بیس
برس لوگ رہے اور حضرت فرماتے تہے کہ ہم بہت چاہتے ہین مگر
کچہہ نہین ہوتا اور جس کو وہ چاہتا ہے ایک توجہ مین ہو جاتا ہے +
یہ ارشاد فرما کے آپ کہڑے ہو گئے اور فرمایا کہ پڑہنے پڑہانے[لہ] سے
کیا ہوتا ہے دیکہو مین کچہہ قرآن شریف پڑہ لیتا ہون اور تہوڑا سا
کچہہ اور پہر لطف مین آکر فرمایا کہ اللہ رسول پر جان قربان کرنا چاہیے
اس سے سب کچہہ ہوتا ہے اور چند شعر پڑہے جنمین سے دو شعر یہ ہین
ع سحر مین سامری کے کیا قدرت + تیری آنکہون مین جو اثر دیکہا +
ع ہجوم داغ نے میری یہ گل فشانی کی + کہ اوسنے آپ تماشے کو مہربانی کی +
یہ باتین میری طرف خطاب کر کے فرمائین اگرچہ اور صاحب بہی
بیٹہے تہے اس سے میری اندرونی حالت مین عجیب لطف کا
تغیر ہوا - سبحان من نور قلوب العارفین بنور العرفان
ایک مرتبہ مولوی نور صاحب - اور مولوی انوار صاحب
لکہنوی اور شاہ عبدالعزیز صاحب اور شاہ عبدالقادر صاحب

لہ یعنی حضرت شاہ محمد آفاق صاحب قدس سرہ ۱۲
لہ اس سے مقصود یہ ہے کہ زیادہ وظیفہ پڑہانا سے ولی نہین ہو جاتا ۱۲

دہلوی رحمہم اللہ کا ذکر آیا کسی کی نسبت ارشاد ہوا کہ صلحاے
وقت مین سے تہے کسی کی نسبت فرمایا کہ ذاکر شاغل تہے مگر حضرت
شاہ عبدالقادر صاحب کی نسبت ارشاد ہوا کہ ہان شاہ عبدالقادر
صاحب البتہ صاحب نسبت تہے کچہہ صاحب نسبت ہونا ٹہٹے کی بات
ہے + مینے عرض کیا کہ صاحب نسبت کسے کہتے ہین ارشاد ہوا کہ
جاگتے اور سوتے کسی حال مین اوسے غفلت نہین ہوتی اور جس امر کے
دریافت کی طرف وہ متوجہ ہوتا ہے اوس طرف سے اوس کا القا
ہو جاتا ہے ایسے لوگ بہت کم ہوتے ہین + ایک مرتبہ مینے عرض
کیا کہ حضرت لوگ مشہور کرتے ہین کہ سلسلۂ مداریہ سوخت ہو گیا
اب اوس مین کوئی ولی نہین ہوتا ارشاد ہوا کہ دہلی مین ایک
روز اہل اللہ کا مجمع تہا اور اون مین حضرت ایشان[لہ] بہی تہے
اتفاقاً اوس طرف سے مداریون کا غول نکلا بعض کہنے لگے
بہلا دیکہو تو سہی ان مین کوئی صاحب نسبت بہی ہے حضرت
ایشان نے فرمایا کہ ٹہیرو مین دیکہتا ہون تامل کے بعد فرمایا کہ
فلان شخص ان مین صاحب نسبت ہے + اس کے بعد ارشاد
ہوا کہ بہلا تمہین بتاؤ کہ دہلی سے لیکر بریلی مراداباد تک نقشبندیہ
قادریہ چشتیہ مین کون شخص صاحب نسبت ہے + اس ارشاد سے

سلسلہ مداریہ

لہ یعنی حضرت خواجہ محمد معصوم رضی اللہ عنہ ۱۲

معلوم ہوا کہ سلسلۂ مداریہ سوخت نہین ہوا البتہ اس مین کامل
کم ہوتے ہین سواب اور سلاسل مین بہی اہل کمال کی کمی ہے
ایک روز مینے عابد علی شاہ صاحب لکھنوی کا ذکر کیا فرمایا کہ
البتہ وہ جہکا جہک ہین + موجودہ درویشون مین یہہ کلمہ
کسی کی نسبت میرے روبرو نہین فرمایا اس سے بہت بڑی
تعریف اون کی نکلتی ہے — ایک روز عصر کے وقت اس کمترین
کو نزدیک بلا کر ارشاد کیا کہ مولوی عبد القادر صاحب کے
ترجمے سے دو سو برس پیشتر بہاگہ مین نہایت عمدہ ترجمہ
قرآن شریف کا ہوا ہے ہم نے دیکہا ہے الله کا ترجمہ جاتے ہو
ہندی مین کیا ہے مینے تامل کیا فرمایا مَن موہن — آلہ کو
ولہ یلہ سے بہی مشتق کہتے ہین مَن کہتے ہین دل کو مُوہَن
مُوہنے والا یہ کہتے ہوے زور سے چیخ ماری آہ کی — اسوقت
میری حالت بہی متغیر ہو گئی بعد سکون میرے دل مین یہہ
خطرہ آیا کہ نقشبندیہ مین تو ضبط و سکون ہے یہہ شورش کس وجہ
سے ہے — ارشاد ہوا کہ خاندان نقشبندیہ مجددیہ مین نسبت
جذبیہ بہی ہے حضرت خواجہ باقی باللہ علیہ الرحمہ سنے تین برس
تک ایک مجذوب کی صحبت مین رہکر نسبت جذبیہ حاصل

یہ صاحب بالفعل لکھنؤ مین موجود ہین منشی امتیاز علی صاحب وزیر ریاست بھوپال رئیس کاکوری کی کوٹھی پر کچھ عرصے سے قیام رکھتے ہین پہلے ان کو جذب محض تھا اب سلوک ہے مگر کامل نہین ۱۲

کی ہے اس تین برس مین خواجہ صاحب کا یہ معمول رہا ہے
کہ دو گہنٹہ ہر روز اون مجذوب کی خدمت مین رہتے تہے
اس مین گرمی اور برسات اور جاڑہ سب برابر تہا اگر وہ بیٹہے
رہتے تہے تو خواجہ صاحب بہی بیٹہے رہتے تہے اور اگر وہ
پہرتے تہے تو خواجہ صاحب بہی اون کے ہمراہ پہرا کرتے
تہے خواہ کیسی ہی دہوپ ہوتی یا کیسا ہی پانی برستا + یہہ
بہی ارشاد ہوا کہ بعض مجذوبون کی نسبت صحیح ہوتی ہے
اور بعض کی صحیح نہین ہوتی جن کی نسبت صحیح ہوتی ہے وہ احکام
شریعت کا بہت ادب کرتے ہین + ایک روز بعد عصر بخاری
شریف کے سبق مین حضرت سلیمان علیہ السلام کا ذکر آیا
صاحبزادہ جناب احمد میان صاحب نے فرمایا کہ کنہیا کی سولہ ہزار
گوپیان تہین ارشاد ہوا کہ حضرتؑ کے پیشتر یہ لوگ مسلمان
تہے + فقیر کہتا ہے کہ بعض اور حضرات نقشبندیہ نے بہی ایسا
کچہہ کہا ہے چنانچہ قیوم دوران حضرت مرزا مظہر جان جانان قدس سرہ
اوس شخص کے خواب کی تعبیر مین فرماتے ہین جس نے دیکہا تہا
کہ ایک جنگل آگ سے بہرا ہوا ہے اور کنہیا اوس کے بیچ مین ہے
اور رام چندر اوس کے کنارہ پہ ایک شخص نے اوس کی

تعبیر مین بیان کیا کہ یہ لوگ کافرون کے سردار ہین اس لیے
جہنم کی آگ مین جلتے ہین مرزا صاحب نے فرمایا کہ اس کی
تعبیر دوسری ہے جتنے لوگ گذر گئے ہین اون مین سے
کسی خاص شخص پر کفر کا حکم کرنا بغیر ثبوت شرعی جائز نہین
ہے اور ان دونون کا حال نہ قرآن مجید مین ہے نہ حدیث
مین اور قرآن مجید مین آچکا ہے کہ ہر قریہ مین ہدایت
کرنے والا گذرا ہے اس سے ظاہر ہے کہ ہنود مین بھی کوئی
ہادی گذرا ہوگا اس تقدیر پر ہوسکتا ہے کہ یہ لوگ اپنے
عہد مین ولی ہون یا نبی اور رام چندر نسبت سلوکی تعلیم
کرتا ہو اور کشن نسبت جذبی چونکہ کنہیا مین ذوق و شوق کا
غلبہ تہا اس لیے وہ عشق و محبت کی آگ مین جلتا ہوا نظر آیا
اور رام چندر پر سلوک غالب تہا جذب کو طے کر چکا تہا اس
وجہ سے وہ اوس آگ کے کنارے نظر آیا حضرت حاجی
محمد افضل قدس سرہ نے اس تعبیر کو بہت پسند کیا اور خوش ہوئے

اعلی[1] حضرت اور حضرت قبلہ کے بعض حالات

حضرت نے اعلی حضرت کی کرامات مین بیان فرمایا کہ ایک
مرتبہ حضرت مراقب تہے اور آپ کا ایک مرید پٹھان لڑائی

[1] اعلی حضرت سے مقصود حضرت شاہ محمد آفاق قدس سرہ ہین ۱۲

مین گھر گیا اور ایک نے اوس کے بھالا مارا اوس نے دیکھا کہ
حضرت سامنے آگئے اور وہ بالکل بچ گیا یہان حضرت نے
اپنے خادمون سے فرمایا کہ ادہر آؤ دیکھو ہماری پیٹھ مین کیا
ہوا دکھایا تو زخم تہا کپڑا پہاڑ کر بھر آگیا حضرت نے اوس کی
وجہ بیان نہین فرمائی جب وہ پٹھان آیا تو اوس نے بیان کیا
دوسری کرامت یہ بیان فرمائی کہ ایک غریب نے آکر
عرض کیا کہ میرے پاس دو پیسے ہین اور گھر مین کہانے والے
بہت ہین کیا کرون حضرت نے فرمایا کہ اچھا ان پیسون کا رانگا
لے آؤ وہ بے تامل لے آیا فرمایا کہ یہ بوٹی کہتی ہے کہ مجھ سے
چاندی بنتی ہے بنا کر دیکھو اوس نے بنائی بن گئی لوا اوسنے
اچھی طرح سے بال بچون کو کہلایا + اس ذکر مین یہ بھی فرمایا
کہ ایک روز ہم مسجد مین بیٹھے تھے اور بہت سے ہندو مارنے کو
چڑہ آئے ہمارے پاس فقط ایک آدمی تہا ہم باہر نکلے اونہون
نے تپنچے فیر کیے مگر خدا کی قدرت کہ ہمارے ایک گولی نہ لگی +
ایک شب اوس مسجد[1] کا تذکرہ ہوا جس مین مین نماز پڑہتا ہون
مینے عرض کیا کہ حضرت یہ مسجد ٹیڑہی ہے قبلہ کے رخ نہین ہے
ارشاد ہوا کہ تم سیدہی نہین کر دیتے ایک گانون کا نام

[1] یعنی دولارک کی مسجد جو کانپور مین ہے ۱۲

لیکر فرمایا کہ اوس مین ایک مسجد کو لوگ ٹیڑہی کہتے تہے مینے وہان نماز پڑہی اور تہوڑی دیر بیٹہا پہر مینے لوگون سے کہا کہ دیکہو تو یہ مسجد سیدہی ہے یا ٹیڑہی خدا کی قدرت پہر جو دیکہا تو وہ مسجد سیدہی تہی + یعنی تہوڑی دیر بیٹہکر جو آپنے ہمت فرمائی تو خدا تعالے نے اوس مسجد کو سیدہا کر دیا۔ ع اولیا راہست قدرت از آلہ + ارشاد ہوا اس کی کیا وجہ تہی کہ حضرت عیسیٰ سیکڑون مریضون کو ایک پہونک مین اچہا کر دیتے تہے پہر خود ہی جواب مین دو شعر پڑہے جنمین کا ایک شعر یہ ہے ؎ گفتۂ او گفتۂ اللہ بود + گرچہ از حلقوم عبداللہ بود + پہر ارشاد ہوا کہ ایک کوڑہی میرے پاس آیا اول تو مین اوسپر خفا ہوا پہر اوسے علحدہ کہانے وغیرہ کو دیدیا کیونکہ شریعت مین اسی طرح ہے۔ پہر مینے کچہہ دم کر دیا اور دوا بہے کہانے کو بتا دی چند روز کے بعد وہ اچہا ہو کر آیا اور پچیس روپیہ نذر کیے اوس کی لڑکی کے اولاد نہین ہوتی تہی اوس کے لیے دعا کرائی اللہ نے اوس کے اولاد دی + اس کے بعد فرمایا کہ جس ولی کو جس پیغمبر سے نسبت ہوتی ہے اوس کی سی کرامات کم و بیش اوس سے ہوتی رہتی ہین + ارشاد ہوا کہ ایک

مرتبہ بہیڑیا لڑکے کو لیے جاتا تہا اور بہت لوگ غل مچاتے اوس کے پیچہے دوڑے آتے تہے مین بہی باہر نکلا بہیڑیا میرے روبرو ہو کر گذرا مینے آہستہ سے کہا کہ چہوڑ دے کیون لیے جاتا ہے اوس نے اوسی وقت چہوڑ دیا اور میری طرف ہینین ہینین نظر سے دیکہتا ہوا چلا گیا + مکرر ارشاد ہوا کہ اللہ کی محبت مین جو مزہ ہے وہ جنت کی چیزون مین نہین ہے حور و قصور اور کہانے کی چیزین اور حوض کوثر ان سب کا مزہ اوس مزہ کے روبرو کچہہ نہین ہے عاشقون کو جنت بہی اسی وجہ سے پسند ہوگی کہ اوس مین اوسی کا جمال ہے ؎ عاشقان را روز محشر با قیامت کار نیست + کار عاشق جز تماشای جمالِ یار نیست + ہمین یہ مزہ قرآن مجید پڑہنے مین آتا ہے جنت مین جب ہمارے پاس حورین آئینگی تو اون سے کہینگے کہ آؤ ذرا قرآن مجید تو سن لو بعض مرتبہ ایسی کیفیت طاری ہوئی کہ قریب تہا کہ دم نکل جائے مگر حضرت[1] پاس بیٹہے ہوے تہے اللہ کے فضل سے بچ گئے + ایک مرتبہ ارشاد ہوا کہ حضرت نے مجہے امام کیا مینے نماز پڑہائی بعد نماز حضرت نے اپنے خلفا سے کہا کہ ہم نے یہان سے لیکر ولایت تک بہت سے مشائخ کے پیچہے نماز

[1] یعنی حضرت شاہ محمد آفاق قدس سرہ ۱۲

پڑہی ہے مگر یہہ مزہ نہین آیا جو اس کے پیچہے آیا +

بعض اعمال کا ذکر

ایک مرتبہ مینے عرض کیا کہ حضرت میرے ذمہ قرض ہوگیا ہے
ارشاد ہوا کہ صبح و شام یہہ دعا پڑہا کرو - اَللّٰهُمَّ اكْفِنِي
بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِي بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ اَللّٰهُمَّ
اِنِّي اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ
وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ
وَقَهْرِ الرِّجَالِ + مینے عرض کیا کہ کس قدر پڑہون - ارشاد ہوا
کہ جس قدر چاہو + بعد اس ارشاد کے مین کبہی گیارہ مرتبہ
اور کبہی اکیس مرتبہ اور کبہی پچیس مرتبہ صبح و شام پڑہ لیتا تہا
اللہ نے قرض ادا کردیا ایک مرتبہ نہین اکثر ایسا اتفاق ہوا
مینے عرض کیا کہ حضرت لوگ تعویذ بہت مانگتے ہین کیا لکہہ دیا کرون
ارشاد ہوا کہ تم پڑہے لکہے ہو کر ایسی بات پوچہتے ہو جو جی
مین آیا کرے وہ لکہہ دیا کرو + پہر مینے عرض کیا کہ حضور ہی ارشاد
فرماوین تو خوب ہو ارشاد ہوا کہ - اَللّٰهُ اَللّٰهُ رَبِّي لَا اُشْرِكُ بِهٖ
شَيْئًا اَللّٰهُ رَبِّي لَا اُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا + ایک شخص نے آکر عرض
کیا کہ حضرت حمل کی مدت ابہی پوری نہین ہوئی اور درد ہوتا ہے

آپ نے شکر منگا کر چند مرتبہ اوس پر یہ آیت پڑہکر کہانے کو فرمایا
وَاِذَا الْاَرْضُ مُدَّتْ + ایک مرتبہ شب کو بہت سی باتین ارشاد
فرمائین اون مین یہ بہی ارشاد ہوا کہ جب کوئی بہاگ گئے ہوئے
کی خبر دے تو سورہ والضحی پڑہکر دستک دیدے خدا تعالے
چاہے تو لوٹ آوے گا + اور خلاصی دردزہ کے لیے گڑ پر
پانچ مرتبہ یا سات مرتبہ یہ آیت پڑہ دے وَاَلْقَتْ مَا فِيْهَا
وَتَخَلَّتْ اور کہلا دے - اور جس کسی کو مرگی آتی ہو اوس کے
کان مین یہ کہدے الٰہی بطفیل حضرت معروف کرخے
مرگی فلان دفع شود + ایک مرتبہ یہ بہی ارشاد ہوا تہا
کہ کہٹمل کا خون اوس کی ناک مین ڈال دو + عرصے کے بعد
مینے عرض کیا کہ خوف اسقاط حمل کے لیے حضور کیا پڑہ دیتے
ہین ارشاد ہوا کہ الحمد اور تینون قل بعد تامل کے فرمایا
یاد رکہو کہ ہر ایک مرض کے لیے الحمد پڑہ دیا کرو کسی کو گڑ پر
کسی کو شکر پر + مینے عرض کیا سورہ فاتحہ ارشاد ہوا
کہ الحمد للہ شفاء من کل داء + مینے عرض کیا کہ پیشتر حضور فلان
آیت پڑہ دیتے تہے ارشاد ہوا کہ حدیث مین نہین آیا
معلوم ہوتا ہے کہ اختلاف حالت کی وجہ سے معمول مین

اختلاف ہوا آخر مین اتباع سنت کو غلبہ ہو گیا - اس وجہ سے
اونہین اعمال پر مدار رہا جو بہ تخصیص حدیث مین آئے ہین
اگرچہ کسی اور آیت کا پڑھ دینا خلاف حدیث نہین ہے
نسخہ ارشاد ہوا کہ برص کے لیے **فاختہ** اور کبوتر کے
خون کو ملا کر لگا دے اور کبھی کبھی مہندی یا کتھہ یا عطر
لگا دیا کرے ÷ ایک مرتبہ آپ نے جنگلی کبوتر کی قید لگائی
تہی اس لیے اوسی کا خون ہونا چاہیے - اول حضرت کا یہ
معمول تہا کہ جس کسی نے کسی مطلب کے لیے پڑہنے کو
دریافت کیا تو آپ اکثر سورۂ لایلاف ایک سو ایک مرتبہ اور
پچیس مرتبہ درود اول اور پچیس مرتبہ آخر پڑہنے کو فرمایا کرتے
تھے اب اکثر سبحان اللہ وبحمدہ اور قل ھو اللہ سوتے وقت
سو سو مرتبہ پڑہنے کو فرماتے ہین حضرت مرزا مظہر جان جانان
رضی اللہ تعالی عنہ ایک خط مین تحریر فرماتے ہین سورۂ
لایلاف کہ برای دفع شر بہ از و نسخہ نیست و دعای حزب البحر
ہمچنین بخوانید انتہی

اظہار نعمت و بندہ نوازی

سنہ ۱۲۹۳ھ مین حدیث کی سند لیکر جب مین حاضر خدمت بابرکت

ہوا تو کل کتب احادیث کی اجازت دی بالتخصیص موطائے
امام مالک اور حصن حصین کے اور اوس مین جو ادعیہ غیر مخصوصہ
ہین اون کے پڑہنے کو مکرر ارشاد ہوا کتب احادیث مین
موطای امام مالک کی تخصیص غالبا اس وجہ سے فرمائی کہ
جناب مولانا احمد علی صاحب مرحوم محدث سہارنپوری سے
مجھے اوس کی سند نہ تہی اور بعض کے نزدیک یہ بہی صحاح ستہ
مین داخل ہے - اس مرتبہ مجھے مولوی حکیم خلیل الرحمن
خان صاحب بہی میرے ہمراہ تہے اس وجہ سے **ارشاد ہوا**
کہ ہم جب اپنے حضرت کے پاس جایا کرتے تہے تو کسیکو ہمراہ
نہین لیتے تہے اور اگر اتفاقا کوئی ہمراہ ہو لیا تو جب قریب
پہونچتے تہے تو علیحدہ ہو جاتے تہے ÷ غرضکہ حضرت کا منشا یہ
تہا کہ تنہا آیا کرو - جب مین رخصت ہونے کی غرض سے حضرت
کے ہمراہ مسجد کے اندر سے صحن مسجد مین آیا تو حضرت قبلہ میرا
ہاتہہ پکڑ کے مسجد کے اندر داہنے گوشہ مین لے گئے اور اُکڑو بیٹھکر
ارشاد فرمایا کہ جو کوئی تمہارے پاس آکر بیعت کی درخواست
کرے تو خاندان نقشبندیہ اور قادریہ مین مرید کر لیا کرو ÷ مینے
عرض کیا کہ حضرت مین اس قابل نہین ہون **ارشاد ہوا**

کہ تمہین اس سے کیا بحث ہے جو ہم کہتے ہین وہ کرو + پہر
مینے عرض کیا کہ اس بوجہ کو حضور ہی سنبہالین اور خیال رکہین
فرمایا ہان + ایک مرتبہ مینے عرض کیا کہ جب فیضان قلب پر
آنے لگتا ہے تو اکثر اوقات طبیعت اختیار مین نہین رہتی -
ارشاد ہوا کہ اس مطلب کے حصول کے لیے دو طریقے
رکہے ہین ایک ضبط و اختیار دوسرا جذب و اضطراب
بعضے ضبط کی راہ سے گذرتے ہین اور بعضے جذب کی راہ سے +
بعض صحابہ کی نسبت فرمایا کہ فلان وقت بے اختیار ہو کر زمین
پر گر پڑے اگر ہم پر تمہیر ایسی حالت گذری تو کیا عجب ہے +
پہر مینے عرض کیا کہ بے اختیاری کی وجہ سی اظہار حال ہوتا ہی
اور ورود فیضان مین نقص آتا ہے اور بعض وقت فیض بالکل
بند ہو جاتا ہے ارشاد ہوا کہ ایسا نہین ہے اور اظہار حال اپنے
اختیار سے منع ہے نہ بلا اختیار - درود شریف کی کثرت
کرو + دوسری مرتبہ جو مینے کثرت اضطراب وغیرہ کی شکایت
کی تو ارشاد ہوا کہ مثنوی مولانا روم دیکہا کرو + ایک عرصہ
کے بعد مینے عرض کیا کہ حضرت مین بہ نسبت پہلے کے سہ گنا ذکر
کرتا ہون مگر وہ کیفیت نہین ہوتی جو پہلے ہوتی تہی اسکا جواب

مزاج مین اس طرح ارشاد ہوا کہ تم نے سنا ہے کہ پرانی جورو
مان کے مانند ہو جاتی ہے وہی حالت ذکر کی ہے + مینے
رمضان شریف ۱۳۰۶ھ مین خواب دیکہا کہ مین بالکل برہنہ
نماز پڑہتا ہون مگر بیٹہ کر اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
میرے بازو کی طرف تشریف فرما ہین بایں ہمہ سبب مجہے کچہہ حجاب
نہین ہے - مجہے برہنگی کی وجہ سے تشویش تہی مینے حضرت
سے یہہ خواب عرض کیا ارشاد ہوا کہ بہت عمدہ خواب ہے
برہنہ ہونے سے اشارہ دنیا سے بے لوث ہونا ہے - ہمنے
ایک مرتبہ خواب دیکہا کہ اپنی والدہ سے صحبت کی اور اپنے
بہائی کو مار ڈالا یہہ دیکہکر ہم بہت گہبرائے حضرت سے عرض کیا
فرمایا کہ اس خواب کا دیکہنے والا ولی ہوگا مان کی صحبت سے
اشارہ خاکساری ہے اور بہائی کے قتل سے مراد نفس کا مار ڈالنا
ہے صوفیہ نے لکہا ہے کہ تا از مادر خود جفت نشود و برادر خود را
نہ کشد کامل نشود + مینے عرض کیا کہ حضرت عرصہ ہوا والدہ سے
صحبت کرتے ہوے تو مینے بہی اپنے آپ کو دیکہا تہا مگر بہائی
کا قتل کرنا مجہے یاد نہین پڑتا فرمایا کہ اتنی ہی کسر ہے + ایک
شب حضرت عالی اس نیاز مند سے اپنے بعض واردات اور

معاملات بیان فرماتے تھے اون مین ایک یہہ ارشاد ہوا
کہ ایک مرتبہ حضرت علی رضے اللہ عنہ فرمانے لگے کہ ہمارے
گھر مین جاؤ مجھے جاتے ہوے شرم آئی اس لیے تامل کیا
حضرت نے مکرر فرمایا کہ جاؤ ہم کہتے ہین مین گیا اندر حضرت فاطمہ
رضی اللہ عنہا تشریف رکھتی تہین آپ نے سینہ مبارک بالکل
کہول کر مجھے سینہ سے لگالیا اور بہت پیار کیا - بہلا تم تو سید ہو
اور بیشک سید ہو تم سے بہی ایسے معاملے ہوتے ہین +
مینے عرض کیا کہ اب تک تو نہین ہوے اگر حضور کی توجہ ہوگی تو
کیا بعید ہے - ایک مرتبہ مین حاضر ہوا دریافت فرمایا کہ تمہین
بہوپال کا حال کچہہ معلوم ہے مینے عرض کیا کہ حضرت مجھے نہین
معلوم فرمایا کچہہ نہین معلوم + مینے عرض کیا کہ حضرت کوئی
نئی بات تو نہین معلوم - ارشاد ہوا کہ یہ اسلامی ریاست
ہے تم اس سے ایسے بے پرواہ رہتے ہو اس کا خیال چاہیئے +
ایک مرتبہ مینے بذریعۂ عریضہ عرض کیا کہ دل چاہتا ہے کہ
شہر بشہر پہرون اور سیروا فی الارض پر عمل کرون حضور سے
اجازت چاہتا ہون اس کے جواب مین ارشاد ہوا کہ
مضائقہ نیست بعض اولیا رضی اللہ عنہم ہم نمودہ اند

حضرت قبلہ کو اشعار کثرت سے یاد ہین اور جس مجلس مین آپ
لطف مین آکر اشعار پڑہنے لگتے ہین وہ صحبت بہی عجب لطف
کی ہوتی ہے جسکے مزہ کو دل ہی جانتا ہے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ چند اشعار جو
آپ کی زبان فیض ترجمان سے نکلے ہین اور اس وقت پیش نظر
ہین اونہین ہدیۂ اہل مذاق کرون - ایک روز بعد نماز صبح
حسب معمول حضرت مراقب تھے اور یہ کمترین پیچھے بیٹہا ہوا تہا
کہ رقت طاری ہوئی آپ فارغ ہوکر کہڑے ہوئے مین اوسی
حالت مین تہا آپ نے مجھے دیکہہ کر یہ شعر پڑہا ؎ ای خوشش
آن چشمے کہ گریان می نمود + ای خوش آن جانی کہ بریان مینمود +
اس شعر کے سنتے ہی مین ازخود رفتہ ہوگیا رباعی آن کس کہ
ترا شناخت جان را چہ کند + فرزند و عزیز و خانمان را
چہ کند + دیوانہ کنی ہر دو جہانش بخشی + دیوانۂ تو ہر دو جہان را
چہ کند + جو صاحب صرف نسب پر فخر کرتے ہون وہ اس شعر
کو ملاحظہ کرین ؎ امتیاز شرف آدمیان را حسب ست +
ہر تحقیق نسب آدم و حوا کافیست + رباعی چون عود نبود چوب
بید آوردم + روی سیہ و موی سفید آوردم + چون خود گفتی
کہ نا امیدی کفر ست + فرمان تو بردم و امید آوردم +

شعر نهفته ام بخموشی خیال روی ترا + مباد کز نفسم بشنوند بوی ترا +
شعر نفس و شیطان زد کریا راه من + رحمت باشد شفاعت خواه من +
شعر کمتر از کم شو اگر داری خبر + این طریق کاملان ست ای پسر
گرد نعل اسپ سلطان شریعت سرمه کن + تا شود نور الٰهی بادو چشمت مقترن +
قره در چشم سنائی چون سنان تیر باد + گر زمانی زندگی خواهد سنائی بی سنن +
؎ بطواف کعبه رفتم بحرم رهم ندادند + که برون در چه کردی که درون در آئی +

صحیح بخاری کا سبق ہو رہا تھا اوس مین وہ حدیث آئی کہ لوگ صحابہ کرام کو اور اون کے بعد تابعین کو تلاش کیا کرتے تھے تا کہ اون کی برکت سے دشمن پر فتحیابی چاہین اوس وقت حضرت نے یہ شعر پڑہا ؎ سرسبز سبزہ ہو جو ترا پائمال ہو + ٹہیرے تو جس شجر کے تلے وہ نہال ہو + رتیا شاہ جو ایک کامل درویش تھے اون کا ایک مرید پہر مانگ لکہاتا پہرتا تہا حضرت نے فرمایا کہ وہ میرے پاس آیا اور مجہہ سے بہی لکہنے کی درخواست کی مینے کہا کہ ہم نہین لکہتے یہ تو بتاؤ کہ یہ تم کیون لکہواتے ہو اوس نے کہا کہ مرشد نے کہا ہے اور مین کچہہ نہین جانتا حضرت نے فرمایا کہ ہم سے سنو + اور یہ قطعہ اوسے سنایا - کس نے پہر مانگ کہا کس نے منگایا مجہکو + کس نے دیوانہ صفت آپ پہرایا مجہکو + تو وہ داتا ہے

کہ سیری نہین دینے سے تجہے + لذت جود سے پہر مانگ سکہایا مجہکو + یعنی اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ ارشاد ہوا ایک روز حضرت سورہ مریم پڑہ کر اوس کا ترجمہ فرماتے تہے حضرت اسماعیل علیہ السلام کے حال مین یہہ آیت آئی - وَکَانَ عِنْدَ رَبِّهٖ مَرْضِیًّا - اسکا ترجمہ کیا اور تہا اپنے رب کا پیارا + اور زور سے چیخ ماری اور سکوت کیا پہر یہ شعر پڑہا ؎ ہمارے پاس ہے کیا جو فدا کرین تجہپر + مگر یہہ زندگی مستعار رکہتے ہین + اوسی روز آپ بیمار ہوے اور بعض اوقات یہی شعر آپ پڑہتے تہے جس کی وجہ سے ارادتمندون کو ہراس ہوتا تہا - یہہ شعر اکثر آپ کی زبان مبارک سے سنا گیا ؎ ہجوم داغ نے میری یہ گلفشانی کی + کہ اوسنے آپ تماشہ کو مہربانی کی + شعر

دل مین سو سو بار وان جانا مجہے + اسمین سودائی کہے یا کوئی دیوانہ مجہے
شعر دل کس کی چشم مست کا سرشار ہو گیا + کس کی نظر لگی کہ یہ بیمار ہو گیا

ہندی اشعار

اَسمَن مُور لَد گئی تو ہین   سُمرن تو ر بسر گئی مو ہین
اپنے پیا پر تن مَن واروں جو واروں سو تہوڑا رے -
ندیا کنارے مُور لا بولے مین جانون پیا مورا رے

ایضاً گونا کے باجے باجن لاگے انگنا مین تہاری لجاؤن۔

اونکے نام کی آسا لگی ہے جن کا محمد ناؤن۔

ع جائیے کس واسطے اے درد میخانہ کے بیچ + اور ہی مستی
ہے اپنے دل کے میخانے کے بیچ ع کیا کرین سیر چمن یان
آرزو کچہ اور ہے + گل کو کیا سونگہین دماغ اپنے مین کچہ بو اور ہے +

ایک مرتبہ فرمایا کہ بوڑہے ہونے سے کچہ آتش محبت کم نہین
ہو جاتی بلکہ زیادہ ہو جاتی ہے اور یہ شعر پڑہا ع

دل ڈہونڈتا سینہ مین مرے بو العجبی ہے
اک ڈہیر ہے یان راکہ کا اور آگ دبی ہے

یہان تک ارشادات ضروریہ حضرت عالی مدظلہم بیان کیے گئے
جن مین طریقۂ نقشبندیہ کی تعلیم تہی اب مناسب معلوم ہوتا ہے
کہ حضرت شاہ کرامت علی صاحب رحمہ اللہ نے جو کچہ طریقۂ قادریہ
کی تعلیم اس فقیر کو فرمائی تہی اوسے بہی بیان کرون تاکہ دونون
طریقون کے طالب مستفید ہون۔

جناب شاہ صاحب سے جب اول مرتبہ مجہے نیاز حاصل ہوا تو
مین نے عرض کیا کہ مجہے مدت سے آرزو ہے کہ حضرت سرور انبیا
علیہ الصلوۃ والثنا کی زیارت نصیب ہو آپ نے فرمایا کہ شب جمعہ کو

دوگانہ نفل پڑہکر اس درود شریف کو ہزار مرتبہ پڑہو اور وہین
سو رہو اور کسی سے کلام نہ کرو وہ درود یہ ہے اَللّٰھُمَّ صَلِّ علیٰ
سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ رَحْمَتِکَ العُظمیٰ جَمَالِکَ العُلیٰ تَجلِّیکَ الاُولیٰ
اَیْ سَیِّدِیْ اَنْتَ حَامِدٌ وَمَحْمُوْدٌ لَا طَاقَۃَ لَنَا بِوَصْفِکَ
وَلِقَائِکَ یَا مُحَمَّدُ اَنْتَ مَطْلُوْبِیْ وَمَطْلُوْبِیْ اَہ اَہ حَسْرَتَا
آرمانی جمالک للّٰہ فللّٰہ مجہے اوس زمانہ مین اعمال کا کسی قدر
شوق تہا اس وجہ سے مین نے عمل کی درخواست کی فرمایا کہ
ہم نے بہی کچہ عمر اس مین خراب کی ہے کوئی نفع نہین دیکہا
کیونکہ اعمال کا اثر اوس وقت ہوتا ہے کہ دنیا کی لذتون کو چہوڑدے
کہانے مین پہننے مین زہد کرے محنت شاقہ اوٹہائے اگر یہ
نہین تو کچہ نہین پہر اس محنت سے کوئی عمل کیا تو دو ایک امر
پر قادر ہو گیا باقی کے لیے پہر احتیاج ہے اب جس عمل کو اس نے
قبضے مین کیا اوس سے اس کی ذات کو کوئی نفع نہین دینی منفعت
تو ظاہر ہے کیونکہ اعمال مین جو اس قدر محنت کی جاتی ہے
اوس سے مقصود خدا تو ہوتا ہی نہین بلکہ دوسرا امر مثل تسخیر
وغیرہ کے مقصود ہوتا ہے پہر دینی نفع کیا اوسپر مرتب ہوگا
دنیا کی حالت یہ ہے کہ جو کی روٹی کہاکے بسر کرتے ہین پہر اسکی

ذات کو کیا لطف ہوا افسوس کہ اتنی محنت بہی کی مگر کوئی نفع نہوا
میان وہ بات حاصل کرو جس مین دنیا و دین کا لطف آوی
اور زبان مین سب کچہ ہو جائے - اس ارشاد کے بعد میرا
دل اعمال سے سرد ہو گیا اور مین نے عرض کیا کہ وہی بات
تعلیم فرمائیے جس مین دین و دنیا کا لطف حاصل ہو پہر
آپ نے سلوک قادریہ تعلیم فرمانا شروع کیا پہلے فرمایا کہ بارہ
ہزار مرتبہ اور کم سے کم چہہ ہزار مرتبہ کلمہ پڑہا کرو اس طرح
کہ جب مرتبہ لا الہ الا اللہ کہہ لیا تو ایک مرتبہ محمد رسول اللہ
کہا پہر پاس انفاس کی تعلیم فرمائی کہ جب سانس اندر جائے تو
لا الہ خیال کرو اور جب باہر آئے تو الا اللہ خیال کرو تا کہ اسکی
مداومت سے قلب مین ماسوا کی نفی ہو جاے اور خاتمہ اثبات
ذات پاک پر ہو کیونکہ روح نکلنے کے وقت سانس باہر کو آتی
ہے - اس کے بعد ذکر نفی و اثبات اس طریقے سے تعلیم فرمایا
کہ دو زانو یا چار زانو بیٹہکر لا کو قلب کے نیچے سے اوٹہائے
اور داہنے مونڈہے تک لیجائے اور الہ کو دماغ سے خیال
کرے اور الا اللہ کی ضرب زور سے قلب پر لگائے اور ابتدا
مین لا معبود الا اللہ کہے اور پہر لا مطلوب الا اللہ کہے اور جب

قلب مین ماسوی اللہ کی طلب نہ رہے تو لا موجود الا اللہ
کہے یعنی لا کے ساتہہ اپنی اور کل عالم کے وجود کی نفی کرے
اور اللہ کا وجود اپنے قلب مین بلکہ ہر جگہہ ثابت کرے کوئی
تعداد اس کی نہین فرمائی میرے قوت و شوق پر چہوڑ دیا
مگر جہر کے ساتہہ کرنے کو فرمایا جب اس کی مزاولت کرتے چند
روز گذرے تو ارشاد کیا کہ قلب صنوبری پر لفظ اللہ کا چاندی
سے لکہا ہوا خیال کرو اور اس طرح اوسکی شکل بہی لکہوا دی -



اس طرف قلب کا مونہہ ہی اسکو
اوپر کیجانب کر کے اس شکل
کو قلب پر رکہکر لفظ اللہ
کو دیکہو اور پہر اسیطرح
اپنے دل پر لکہا ہوا خیال
کرے -

جب مین نے یہ شغل شروع کیا تو پہلے کچہ نہین معلوم ہوتا تہا
پہر اوس نام پاک مین روشنی اور چمک شروع ہوئی اور ترقی
کرنے لگی اور پہر مختلف رنگتین نظر آنے لگین اس سے آگے جو

حالات گذرے اوس کے بیان کی ضرورت نہین جو کوئی کریگا
وہ خود دیکھ لیگا اور بیان نہ کرنے کا سبب یہی ہے کہ مختلف
کیفیتین گذرتی ہین کسی پر کیسی کسی پر کیسی اب اگر ایک کا
بیان کیا جائے تو ناواقف دوسرے کی نفی خیال کریگا جب
مین نے زیادتی وحشت اور جذب کی شکایت کی تو فرمایا کہ بعد
نماز عشا کے دو سو مرتبہ حسبی اللہ ونعم الوکیل نعم المولی
ونعم النصیر پڑہا کرو یہ باتین آپ نے صرف تعلیم ہی نہین
فرمائی تہین بلکہ اوسپر عمل کرایا تہا اور اس قدر نوازش وکرم
اس ناچیز کے حال پر تہا کہ باوجود مسافت اور ضعف پیری کے
ہر روز شام کو غریب خانہ پر تشریف فرما ہوا کرتے تہے اور
صبح کو مین حاضر خدمت بابرکت ہوتا تہا - مین نے مکرر عرض
کیا کہ حسب ارشاد مین محنت تو کرتا ہون مگر جناب ہمت فرماکر
یون عنایت فرمائین اوس کے جواب مین کبہی تو یہ فرمایا
کہ مفت کی چیز کی آدمی کو قدر نہین ہوتی اور اپنی کمائی
ہوئی کی قدر ہوتی ہے اور اوس کو ثبات وقرار بہی نہین ہوتا
اور جو محنت سے حاصل ہوتا ہے اوسے ثبات ہوتا ہے
تم نے حافظ امام علی کا حال نہین دیکہا کبہی یہ فرمایا کہ تم مجہے

گالیان کہلواؤگے تمہاری والدہ کہین گی کہ میرے بیٹے کو کیا
کردیا - حافظ امام علی صاحب ایک نہایت صالح شخص تہے
آپ کی توجہ اون کے حال پر ہوئی اور بغیر تعلیم ذکر واشغال
اون کی حالت کو بدل دیا آخر وہ پڑہنا چھوڑ کر جنگل کو چلے
جایا کرتے تہے مگر بعض امور ایسے پیش آئے کہ ناقدری پائی
گئی اس واسطے آپ نے سلب کرلیا پہر وہ کورے رہ گئے
مگر پہر بہت اصرار کے بعد تین روز تنہائی مین بٹہا کر توجہ
دی تیسرے روز توجہ مین عجیب حالت تہی کہ ایک شخص نے
مجہے آکر آواز دی اور بار بار پکارنا شروع کیا آخر کو اپنی توجہ
ختم کردی اور فرمایا کہ مینے تو چاہا تہا کہ تمہارے دادا کی جگہہ
تمہین کردون مگر خدا نے نہ چاہا اس کے بعد مجہے بہت سکر
ہوگیا اس وجہ سے آپ نے پہر توجہ نہین دی دوام کے
نصیحت زیادہ فرمائی تہی - ایک تو یہ کہ کسی سے بدلہ نہ چاہنا
اور صبر بہی نہ کرنا کیونکہ بدلہ نہ لینے سے غرض یہ ہے کہ کسی مخلوق
خدا کو ایذا نہ پہونچے اور جب تم نے صبر کیا تو تمہارے بدلے سے
زیادہ اوسے ایذا پہونچیگی اور اوسپر صبر پڑیگا مین نے عرض
کیا کہ حضرت دو ہی طریقے ہین صبر یا بدلہ جب یہ دونون نکرے

تو کیا کرے فرمایا کہ جب کسی سے ایذا پہونچے تو کچھ کہہ لے اور
کسی قدر غصہ کرلے اس سے صبر نہ پڑیگا اور بدلہ بھی نہ ہوگا
دوسرے یہ کہ محبت کو چھپانا چاہیے خوب اچھا کھاؤ اچھا پہنو تاکہ
لوگ جانین کہ انہین اللہ سے کیا واسطہ ہے مگر دل اوس کی
محبت مین چور رہو افسوس صد افسوس کہ یہین تک آپ نے
تعلیم فرمائی تھی کہ آپ سخت علیل ہوگئے اور اوسی بیماری مین
کالپی مین جاکر انتقال کیا انا للہ وانا الیہ راجعون میرا سن اوس وقت
غالبًا اٹھارہ برس کا تھا واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

ضمیمہ مسمی بہ مفید الطالبین

بعد حمد خدا و نعت رسول　　عرض دارد فقیر آل بتول

پہلا فائدہ جس کے دل مین اوس مطلوب حقیقی کا ذوق پیدا
ہو اوسے چاہیے کہ لباس تقوے سے اپنے آپ کو آراستہ
کرے اور بدون کی صحبت سے پرہیز اور نیکون کی صحبت
اختیار کرے اور نیک بھی وہ جو اوس کے خیر خواہ ہون اور خیر خواہ
اونہین سمجھنا چاہیے جو اوس کے عیبون پر اوسے مطلع کرین اور
نیک کام کی اسے رغبت دلائین صحبت نیک عجب کیمیا ہے
اور صحبت بد زہر قاتل ہے ؎

صحبت صالح ترا صالح کند　　صحبت طالح ترا طالح کند

اس زمانے مین صحبت نیک مثل عنقا کے گویا معدوم ہے ایسی
بہتر یہ ہے کہ اگلے بزرگون کے کلام کی صحبت رکھے یعنی اونکی
کتابین دیکھا کرے اور اوس پر عمل کرنے کی کوشش کرے اور
مرشد کامل کی تلاش مین رہے اور جس وقت صدق دل سے
اللہ کی طرف متوجہ ہوگا اور مرشد کامل کے ملنے کی اوس سے
التجا کریگا تو اللہ تعالی اوسے مرشد کامل سے ملا دیگا۔
دوسرا فائدہ مرشد کامل کی شناخت یہ ہے کہ اوس کی
صحبت مین دل اللہ کی طرف متوجہ ہو اور دنیاوی خیالات
دل مین کم آوین اور ایک قسم کی تسلی اور طمانینت حاصل ہو
مگر بوجہ اختلاف حالت قلب کے اثر صحبت مین بیشی اور کمی
ہوتی ہے جن کا قلب زیادہ صالح ہے وہ کامل کی صحبت مین
بیٹھتے ہی محو ہو جائین گے اور دنیا کا خیال مطلقًا اون کے
دل مین نہ رہیگا اور جن کے قلب مین صلاحیت کم ہے اون کو
بقدر اون کی صلاحیت کے توجہ الی اللہ ہوگی اور اس اثر
کے لیے کامل کا متوجہ ہونا ضرور نہین ہے بلکہ فقط اوسکی
صحبت مین فیضان ہوتا ہے اور جس طرح اختلاف صلاحیت

کی وجہ سے اثر مین کمی اور بیشی ہوتی ہے اسی طرح مفید اور
مستفید کی اختلاف حالت کی وجہ سے بھی اثر مین کمی وبیشی ہوتی
ہے بہت کم مرتبہ والا عالی مرتبہ سے کم فائدہ اوٹھاتا ہے اور
اور اسی وجہ سے اسے اثر کم معلوم ہوتا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ
اثر کے مرتب ہونے کے لیے مفید اور مستفید مین مناسبت
ضرور ہے جس قدر مناسبت زیادہ ہوگی اوسی قدر مستفید
کو فائدہ زیادہ ہوگا اور جس قدر مناسبت کم ہوگی اوسی قدر
فائدہ کم ہوگا اور مناسبت کے اسباب بعض تو ظاہر ہوتے ہین
اور بعض ایسے پوشیدہ ہوتے ہین کہ سوای اوس علام الغیوب
کے کوئی نہین جان سکتا اسی سبب سے جو شقی القلب ہین اونہین
کچھ اثر نہین ہوتا اگرچہ کیسے ہی کامل کی صحبت مین بیٹھین یہی
وجہ ہوئی کہ بہت کفار انبیاے کرام علیہم السلام کی صحبت مین
بھی ایمان نہ لائے ایسے لوگ اگرچہ بظاہر انسان ہین مگر
حقیقت مین وہ انسان نہین ہین ؎

آنکہ می بینی خلاف آدم اند — نیست آدم بل غلاف آدم اند

الغرض اگر ایسا کامل ملے جس کی صحبت مین وہ اثر پایا جاے
جس کا ذکر کیا گیا تو اوس کی صحبت کو غنیمت جانے اور تمام

اوراد وظائف پر مقدم رکھے مولانا روم فرماتے ہین ؎

صحبت یک ساعتے با اولیا — بہتر از صد سالہ طاعت بی ریا

اور اگر صحبت مین اثر نپاوے مگر شریعت پر مستقیم دیکھے تو اوسکی
طرف حسن ظن رکھے اور اپنا قصور سمجھے اور اگر شریعت کا پابند
نہین ہے تو اگرچہ صاحب اثر ہو مگر اوس سے پرہیز کرے کیونکہ
اس مین خطرہ ہے اللہ تعالی فرماتا ہے اِنْ اَوْلِیَاۤؤُہٗۤ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ
اوس کے اولیا پرہیزگار ہی ہوتے ہین ؎

خلاف پیمبر کسے رہ گزید — کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید

تیسرا فائدہ طالب کو چاہیے کہ جب ایسا مرشد کامل مل جاے
تو اپنی نہایت خوش نصیبی سمجھے اور اوس کی صحبت کے آداب
کا نہایت لحاظ رکھے جو شرطین مرید کے لیے ضرور ہین اونکو
اچھی طرح بجالاے ورنہ کامل کی صحبت بھی کچھ فائدہ نہ دیگی
اب مین چند آداب صحبت اور ضروری شرائط امام ربانی
حضرت مجدد الف ثانی کے مکتوبات اور دوسرے بزرگون کے
کلام سے نقل کرتا ہون اولاً وہ آداب لکھے جاتے ہین جو مرید
کو پیر کے ساتھ برتنا چاہیین (۱) یہ اعتقاد کرلے کہ میرا مطلب
اسی مرشد سے حاصل ہوگا اور اگر دوسری طرف توجہ کریگا

تو مرشد کی فیض و برکت سے محروم رہیگا (۲) ہر طرح مرشد
کا مطیع ہو اور جان و مال سے اوس کی خدمت کرے کیونکہ بغیر
محبت پیر کے کچھ نہین ہوتا اور محبت کی تراز وہی ہے (۳) مرشد
جو کچھ کہے اوسے بے تامل فوراً بجالائے بغیر اجازت اوس کے
فعل کی اقتدا نہ کرے کیونکہ بعض وقت وہ اپنے حال اور مقام
کے مناسب ایک کام کرتا ہے کہ مرید کو اوس کا کرنا زہر قاتل
ہے (۴) جو ورد وظیفہ مرشد تعلیم کرے اوسی کو پڑہے اور
تمام وظیفے چھوڑ دے خواہ اس نے اپنی طرف سے پڑہنا شروع
کیا ہو یا کسی دوسرے نے بتایا ہو ۔ (۵) مرشد کی موجودگی
مین ہمہ تن اوسی کی طرف متوجہ رہنا چاہیے یہان تک کہ
سوای فرض و سنت کے نماز نفل اور کوئی وظیفہ بغیر اوسکی
اجازت کے نہ پڑہے (۶) حتی الامکان ایسی جگہہ نہ کھڑا ہو کہ اسکا
سایہ مرشد کے سایے پر یا اوس کے کپڑے پر پڑے (۷) اوسکے
مصلے پر پیر نہ رکہے (۸) اوس کی طہارت اور وضو کی جگہہ خود
طہارت یا وضو نہ کرے (۹) مرشد کے برتنون کو استعمال مین
نہ لائے (۱۰) اوس کے سامنے نہ کہانا کہائے نہ پانی پیے اور نہ وضو
کرے ہان اجازت کے بعد مضائقہ نہین (۱۱) اوس کے روبرو

کسی سے بات نہ کرے بلکہ کسی کی طرف متوجہ بہی نہو (۱۲) جس
جگہہ مرشد بیٹھا ہو اوس طرف پیر نہ پہیلائے اگرچہ سامنے نہو (۱۳)
اور اوس طرف تہوکے بہی نہین (۱۴) جو کچھ مرشد کہے یا کرے
اوسپر اعتراض نکرے کیونکہ جو کچھ وہ کرتا ہے یا کہتا ہے وہ الہام سے
کرتا اور کہتا ہے اگر کوئی بات سمجھ مین نہ آئے تو حضرت موسی اور
حضرت خضر کا قصہ یاد کرے تمام جہان سے زیادہ بدنصیب وہ شخص
ہے جو بزرگون کی عیب بینی کرتا ہے خدا تعالے ہمارے تمام
محبون اور دوستون کو اس سخت بلا سے محفوظ رکہے آمین (۱۵)
اپنے مرشد سے کرامت کی خواہش نکرے (۱۶) اگر کوئی شبہہ
دل مین گذرے تو فوراً عرض کرے اور اگر وہ شبہہ حل نہو تو اپنی
فہم کا نقصان سمجہے اور اگر مرشد اوس کا کچھ جواب نہ دے تو
جان لے کہ مین اسکے جواب کے لائق نہ تہا (۱۷) خواب مین
جو کچھ دیکھے وہ مرشد سے عرض کرے اور اگر اوس کی تعبیر ذہن
مین آئے تو اوسے بہی عرض کردے (۱۸) بے ضرورت اور بے اذن
مرشد سے علحدہ نہو (۱۹) مرشد کی آواز پر اپنی آواز بلند نہ کرے
اور بآواز بلند اوس سے بات نکرے اور بقدر ضرورت مختصر کلام
کرے اور نہایت توجہ سے جواب کا منتظر رہے (۲۰) اور مرشد

کے کلام کو دوسرون سے اوس قدر بیان کرے جس قدر
لوگ سمجھہ سکین اور جس بات کو ایسا سمجھے کہ لوگ نہ سمجھین گے
تو اوسے بیان نکرے (۲۱) اور مرشد کے کلام کو رد نہ کرے
اگرچہ حق مرید ہی کی جانب ہو بلکہ یہ اعتقاد کرے کہ شیخ کے
خطا میری صواب سے بہتر ہے (۲۲) اور کسی دوسرے کا پیام
وسلام شیخ سے نہ کہے (۲۳) جو کچھہ اس کا حال ہو بھلا یا برا
اوسے مرشد سے عرض کرے کیونکہ مرشد طبیب قلبی ہے اطلاع
کے بعد اوس کی اصلاح کریگا مرشد کے کشف پر اعتماد کرکے
سکوت اختیار نکرے (۲۴) جو کچھہ فیض باطنی اسے پہونچے اوسے
مرشد کا طفیل سمجھے اگرچہ خواب مین یا مراقبہ مین دیکھے کہ دوسرے
بزرگ سے پہنچا ہے اگر دوسرے بزرگ سے فیضان کا ہونا دیکھے
تو جانے کہ مرشد کا کوئی لطیفہ اوس بزرگ کی صورت مین ظاہر
ہوا ہے الحاصل راہ سلوک بالکل ادب ہے اگر اس کا لحاظ
نہ رکھےگا اور حتی الوسع اون کی رعایت نہ کریگا اور بر تقدیر
کامل رعایت نہ ہونے کے اپنے آپ کو قصوروار نہ سمجھیگا تو وہ
بزرگون کے فیض و برکت سے محروم رہیگا اور خدا تک ہرگز نہ پہونچیگا
کردم ازعقل سوالی کہ بگو ایمان چیست ٭ عقل در گوش دلم گفت کہ ایمان ادب ست

ادب تاجیست از لطف الٰہی ٭ بنہ بر سر برو ہر جا کہ خواہی
آداب مرشد کے جو بیان کیے گئے وہ مشائخ کے ایجاد نہین
ہین بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت سے ہوتے آئے
ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باوجودیکہ اپنے اصحاب مین
نہایت بے تکلف تھے مگر پھر بھی صحابہ کے ادب کا یہ حال تھا
کہ جب صحبت مین بیٹھتے تھے تو فرماتے ہین کَاَنَّ عَلٰی رُؤُسِنَا الطَّیرُ
یعنی ایسے مودب ہو کر بیٹھتے تھے کہ بدن کو حرکت نہین ہوتی
تھی اب اس ادب کو خیال کر لینا چاہیے مشائخ کرام نے انکے
آداب کی تفصیل بیان کر دی ہے ۔ وہ آداب جو دوسرون کے
ساتھہ برتنا چاہیے یہ ہین (۱) جس طرح مرشد کے حکم کا اتباع کرے
اسی طرح اوس کا اتباع کرے جو اوس کا خلیفہ ہو یا اور جو اس سے
پہلے مرید ہو چکا ہے اگرچہ اوس کے اعمال صالحہ ظاہری اس کے
اعمال صالحہ سے کم ہون یہ اتباع اوس وقت ہے کہ وہ اگلا
مرید حقیقی مرید ہو یعنی توبہ پر قائم ہو ۔ (۲) کسی پر غصہ نکرے کیونکہ
غصہ سے ذکر کی نورانیت جاتی رہتی ہے ۔ (۳) طالب علمون سے
مناظرہ اور جھگڑا نہ کرے کیونکہ اس سے نسیان پیدا ہوتا ہے اور
قلب مین کدورت آجاتی ہے اگر اتفاقاً کسی پر غصہ آجائے یا

مناظرہ ہو پڑے تو فوراً استغفار کرے اور اوس سے عفو چاہے اگرچہ
حق ہی پر کیون نہو (۴) اور کسیکو نظر حقارت سے نہ دیکھے بلکہ اوسے
نیک وصالح گمان کرے اور دعا کا اوس سے خواستگار ہو حضرت
مجدد رضی اللہ عنہ مکتوبات مین لکھتے ہین کہ اگر طالب اپنے آپ کو
کافر فرنگ سے بدتر نہ سمجھے تو اوپر خدا کی معرفت حرام ہے ۔

فائدہ چوتھا مرشد کی آداب وحق استاد والدین سے بڑھے
ہوئے ہین چنانچہ **جامع الاصول** مین تاجیہ سے منقول ہے
اعلم ان مکافاۃ بعض حقوق الشیخ لا تیسر الا برعایۃ
حسن الادب فالتعظیم فی الطریقۃ من معظمات حقوقھم والاھمال
عین التقصیر والخسران لان لہ نسبۃ الابوۃ المعنویۃ بل قالوا
ھذہ النسبۃ عند اھل المحبۃ والعارفین اشرف واعظم من
نسبۃ الابوۃ الظاھرۃ انتھی ۔ اور **مطالب رشیدی** مین ہے
مخفی مباد کہ آداب اوستاد وعالم وپدر وپیر وبزرگ یکسان ست
مگر آداب ومقام پیر ومرشد از ہمہ بالاترست کہ پیر آن را می گویند
کہ باوی بیعت کند واز وی تربیت شود وبدولت وی واصل بحق
گردد واین صفت نباشد مگر در پیران کہ آن را مشائخ می نامند بخلاف
دیگران کہ تعلیم علم ظاہر از عربی وفارسی وغیرہ می کنند یا ہنری می آموزند

پس کجا مرتبہ این استاذہ وکجا مرتبہ آن مشائخ ومرتبہ پیر از پدر
ہم زیادہ است کہ پدر پرورش بدن می کند وپیر پرورش
روح وپدر از پسر خواہان خدمت دنیا می باشد واگر اندک قصور
از وی شود ناخوش می شود وعاق می کند وپیر را سراپا شفقت
با مرید می باشد وپروای خدمت ظاہر از وی ندارد وظاہر و
باطن شفیق ومتوجہ حال وے باشد می خواہد کہ در دنیا ہم بوی
رنجے نرسد ودر عاقبت ہم واز تقصیرات وے درمی گذرد و
مردودش تا مقدور نمی کند پس آداب وحق وے را کہ بر ذمہ
مرید باشد قیاس باید کرد ولحاظ آن باید داشت کہ پیر بجای
پیغمبر باشد زیادہ ازین چہ گویم ع در خانہ اگر کس ست یکحرف بس ست

پانچوان فائدہ اس مین شبہہ نہین ہے کہ وصول الی اللہ
محض خدا کے فضل پر موقوف ہے سوای سہل بن عبداللہ التستری
رح کے تمام صوفیہ کرام کا یہی مسلک ہے غور کرنا چاہیے کہ
جب کوئی ادنی شخص عالی مرتبے سے ملنا چاہتا ہے تو کوئی صورت
اوس کی ملاقات کی نہین ہوسکتی جب تک وہ عنایت ومہربانی
اس کے حال پر نکرے اس غریب کا اتنا ہی بس ہے کہ جاننے
والے سے دریافت کرکے جس طرح ہوسکے اوس کے دروازے

تک پہونچ جاے اب اوس سے ملاقات ہونا اسی پر موقوف
ہے کہ وہ عالی مرتبہ اپنی مہربانی سے اوسے اپنے پاس
بلالے یا اس غریب کی خستہ حالی اور محنت وجانفشانی پر جو اس نے
وہان تک پہونچنے مین اوٹہائی ہے ایسا رحم کرے کہ خود باہر
نکل آوے اور اس سے ملے اور ہاتہ پکڑ کے اندر لیجاے اس کے
سوا کوئی صورت ملنے کی نہین ہے پہر جب دنیا مین ادنی امیر
سے ملنا محض اوس کی عنایت پر موقوف ہے کسی کی محنت ومشقت
کام نہین کرتی تو اوس احکم الحاکمین مطلوب الواصلین کا ملنا
بغیر اوس کی کمال عنایت کے کیونکر ممکن ہو سکتا ہے کہان یہ
بندۂ ناچیز وناپاک اور کہان وہ مقدس عالی جناب سب
عیبون سے پاک ہان جس طرح اوس نے محض اپنے فضل سے
باوجود ان عیبون کے اپنا بندہ بنا لیا تو اگر وہ اپنی کمال عنایت
اور وفور رحمت سے اپنی جناب مین کسی بندے کو باریابی دے
تو کچہ بعید نہین ہے ؎

تو مگو مارا بدان شہ بار نیست — بر کریمان کارہا دشوار نیست
بندۂ عیب دار کس نہ خرد — او بصد عیبہا خرید مرا

مگر اس امر سے طالب یہ نہ سمجہے کہ مجاہدہ اور کوشش بیکار رہے جب

اوس کی عنایت ہوگی تو سب کچہ ہو جائیگا ایسا نہین ہے بلکہ
جان توڑ کے اوس کی راہ مین جد وجہد کرنا چاہیے اگلے بزرگون
کے حالات ملاحظہ کرو کہ کیسی کیسی محنتین کی ہین باوجودیکہ وہ
بہی جانتے تہے کہ وصول الی اللہ محض اوس کی عنایت پر موقوف
ہے ای طالب حق جس طرح کسی امیر کے در دولت تک پہونچنے
مین اسے کوشش وسعی ضرور ہے اوس کے بعد اوس کا ملنا
محض عنایت پر موقوف ہے اوسی طرح یہان بہی ابتدا مین مجاہدہ
ضرور ہے خدا تعالی خود فرماتا ہے وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ
سُبُلَنَا اور جو کوشش کرتے ہین ہمارے لیے او نہین بلاشبہہ ہم
پہونچا دیتے ہین اپنی راہون تک - اس آیت سے معلوم ہوا
کہ اوس درگاہ عالی جناب کی راہ پر پہونچنے کے لیے تو مجاہدہ ضرور
ہے اب رہا اوس راہ سے اوس مطلوب حقیقی تک پہونچنا وہ
اوس کی عنایت پر موقوف ہے یہ امر دوسرا ہے کہ اوس راہ
تک پہونچنا بہی بغیر اوس کی عنایت کے نہین ہو سکتا مگر اس
عنایت وشفقت مین بڑا فرق ہے جس طرح کوئی ضعیف ونادار
یا بیرون سے بیکار امیر عالی شان سے ملنا چاہے اور کچہ سامان
نہ رکہتا ہو اور وہی امیر سامان سفر بہی مہیا کر دے تاہم اس غریب

اوس کے دربار تک پہونچنے کے لیے محنت و مشقت اوٹھانا ضرور ہے اور
بغیر محنت گوارہ کیے سامان کیا کر سکتا ہے بھلا اوس مطلوب حقیقی کے
وصول کے لیے اتنی تو محنت کرنا چاہیے جتنی ادنے امیر کے ملنے کے
لیے حاجتمند کرتے ہین ای طالب حق مستعد ہو جا اور اوہام شیطانی کو دخل
ندے اور اس رباعی مین غور کر رباعی عرفی چہ نشستہ کہ یاران رفتند ✤
ماندی تو پیادہ و سواران رفتند ✤ بنجو د چہ فتادہ چو مردان برخیز ✤ غافل
منشین کہ ہوشیاران رفتند ✤ ہان محنت و مشقت اوسیقدر اور اوسی طریق
سے مفید ہے جس طریق سے واقف راہ بتائے ورنہ بیکار یا کوہ کندن اور
کاہ برآوردن کا مصداق ہوگا الحاصل طالب کو مجاہدہ ضرور ہی مگر اوسی طریق
سے جسطرح مرشد تعلیم کرے حضرت خواجہ عبید اللہ احرار قدس سرہ سے کسی نے دریافت
کیا کہ یہ امر بغیر مجاہدہ کی حاصل ہو سکتا ہی فرمایا کہ نہین تین مرتبہ اونہی یہی سوال کیا انہی
یہی جواب دیا تیسری مرتبہ یہ بہی فرمایا کہ اگر شاذ و نادر کسیکو بغیر مجاہدہ کی حاصل ہو گیا تو
اوسکی بقا کے لیے مجاہدہ ضروری ہی تاکہ یہ حالت ملکہ راسخہ او صفت لازمہ ہو جاوے ورنہ یہ حالت
ظلی اور انعکاسی باقی نرہیگی چھٹا فائدہ طالب کو چاہیے کہ کوئی کام بغیر استخارہ کی نکری
خصوصا جب کوئی امر مہم پیش آوی تو ضرور ہے کہ استخارہ کرلے صوفیہ کرام نی لکھا ہی کہ
شریعت و طریقت دونو مین استخارہ اہم امور مین سے ہے اوسکا طریقہ یہ ہی کہ دو
رکعت نفل اس طرح ادا کری کہ پہلی رکعت مین قل یاایہا الکافرون اور دوسری

مین قُلْ هُوَ اللّٰهُ پڑہے اور بعد سلام یہ دعا پڑہے اَللّٰهُمَّ اِنِّي
اَسْتَخِيْرُكَ بِعِلْمِكَ وَاَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَاَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ
الْعَظِيْمِ فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ
عَلَّامُ الْغُيُوْبِ اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ خَيْرٌ لِّيْ
فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِيْ اَوْ عَاجِلِ اَمْرِيْ وَاٰجِلِهٖ
فَاقْدِرْهُ لِيْ وَيَسِّرْهُ لِيْ ثُمَّ بَارِكْ لِيْ فِيْهِ وَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا
الْاَمْرَ شَرٌّ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِيْ فَاصْرِفْهُ
عَنِّيْ وَاصْرِفْنِيْ عَنْهُ وَاقْدِرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ رَضِّنِيْ بِهٖ
اس دعا مین لفظ هٰذَا الْاَمْرَ کا دو جگہہ آیا ہے جب پڑہتا ہوا
اس لفظ پر پہونچے تو جس امر کے لیے استخارہ کرتا ہے اوس کا خیال
دل مین لائے اور اوسی طرف دل مین اشارہ کرے بہتر ہے کہ
استخارہ تین مرتبہ یا سات مرتبہ کرلے اور اس مین خواب مین
دیکھنا شرط نہین ہے بلکہ قلب کا میلان کافی ہے یعنی استخارہ کے
بعد اگر قلب کا میلان اوس کام کی طرف دیکھے تو کرے اور اگر
قلب اوس طرف سے ہٹ جائے تو نکرے اگرچہ مضمون دعا سے
تو قلب کے میلان یا عدم میلان کی ضرورت بہی نہین معلوم
ہوتی بلکہ اس قدر معلوم ہوتا ہے کہ جو امر اس استخارہ کے بعد

ظہور مین آئیگا وہ اس کے حق مین بہتر ہی ہوگا کیونکہ اس نے
خدا سے مشورہ کرکے کیا ہے مگر ابن السنی نے حضرت انس
رضی اللہ عنہ سے ایک روایت کی ہے اوس سے اس کا ثبوت
ہوتا ہے وہ روایت یہ ہے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یا انس اذا ہممت بامر فاستخر ربک فیہ سبع مرات ثم انظر
الی الذی سبق الی قلبک فان الخیر فیہ اکثر صوفیہ کرام کا معمول
رہا ہے کہ ہر روز بعد نماز اشراق استخارہ کرتے تھے یعنی بطریق
مذکور دوگانہ نفل پڑھکر دعا کو اس طرح پڑھتے رہے ہین اَللّٰھُمَّ
اِنِّیۡ اَسۡتَخِیۡرُکَ بِعِلۡمِکَ وَاَسۡتَقۡدِرُکَ بِقُدۡرَتِکَ وَاَسۡئَلُکَ مِنۡ
فَضۡلِکَ الۡعَظِیۡمِ فَاِنَّکَ تَقۡدِرُ وَلَا اَقۡدِرُ وَتَعۡلَمُ وَلَا اَعۡلَمُ وَاَنۡتَ
عَلَّامُ الۡغُیُوۡبِ اَللّٰھُمَّ اِنۡ کُنۡتَ تَعۡلَمُ اَنَّ جَمِیۡعَ اُمُوۡرِیۡ وَاَقۡوَالِیۡ
وَاَفۡعَالِیۡ وَاَحۡوَالِیۡ وَحَرَکَاتِیۡ وَسَکَنَاتِیۡ وَاَفۡعَالَ الۡخَلۡقِ وَاَحۡوَالَھُمۡ
وَحَرَکَاتِھِمۡ وَسَکَنَاتِھِمۡ مِنۡ اَجۡلِیۡ خَیۡرٌ لِّیۡ فِیۡ دِیۡنِیۡ وَمَعَاشِیۡ
وَعَاقِبَۃِ اَمۡرِیۡ فَاقۡدِرۡہُ لِیۡ وَیَسِّرۡہُ لِیۡ ثُمَّ بَارِکۡ لِیۡ فِیۡہِ وَاِنۡ
کُنۡتَ تَعۡلَمُ اَنَّ جَمِیۡعَ اُمُوۡرِیۡ وَاَقۡوَالِیۡ وَاَفۡعَالِیۡ وَاَحۡوَالِیۡ وَ
حَرَکَاتِیۡ وَسَکَنَاتِیۡ وَاَفۡعَالَ الۡخَلۡقِ وَاَحۡوَالَھُمۡ وَحَرَکَاتِھِمۡ
وَسَکَنَاتِھِمۡ مِنۡ اَجۡلِیۡ شَرٌّ لِّیۡ فِیۡ دِیۡنِیۡ وَمَعَاشِیۡ وَعَاقِبَۃِ اَمۡرِیۡ

سلہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اے انس جب تو کسی کام کا قصد کرے اپنے پروردگار سے استخارہ کر اور اوس مین سات مرتبہ پھر غور کرکہ تیرے دل مین کیا آیا بلا شبہہ اوس مین بہتری ہے ۱۲

فَاصۡرِفۡہُ عَنِّیۡ وَاصۡرِفۡنِیۡ عَنۡہُ وَاقۡدِرۡ لِیَ الۡخَیۡرَ حَیۡثُ کَانَ ثُمَّ
رَضِّنِیۡ بِہٖ + بعض برادران دینی نے مجھہ سے بیان کیا کہ حضرت
قبلہ مدظلہم نے ایک طریق استخارہ کا اس طرح ارشاد فرمایا کہ سونے
کے وقت چار رکعت نماز پڑھے پہلی مین سورۂ والشمس دوسری
مین واللیل تیسری مین والضحی چوتھی مین الم نشرح پڑھے بعد ازان
سو مرتبہ صلوۃ تنجینا پڑہ کر وہین سو رہے چہارشنبہ سے شروع
کرکے جمعہ تک کرے ان شاء اللہ تعالی حال معلوم ہوجائیگا۔
حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ نے قول الجمیل مین اس طرح تحریر
فرمایا ہے کہ اگر کوئی چاہے کہ کسی امر کو خواب مین دیکھے تو وضو
کرکے اور پاکیزہ کپڑے پہن کر قبلہ کی طرف موںہہ کرکے اور داہنے
ہاتہہ کو سر کے تلے رکھہ کر لیٹے اور سات مرتبہ سورۂ والشمس
اور سات مرتبہ واللیل اور سات مرتبہ قل ہو اللہ یا سورۂ والتین
پڑہکر یہ دعا پڑہے اَللّٰھُمَّ اَرِنِیۡ فِیۡ مَنَامِیۡ کَذَا وَکَذَا وَاجۡعَلۡ لِّیۡ
مِنۡ اَمۡرِیۡ فَرَجًا وَّمَخۡرَجًا وَّاَرِنِیۡ فِیۡ مَنَامِیۡ مَا اَسۡتَدِلُّ بِہٖ عَلٰی
اِجَابَۃِ دَعۡوَتِیۡ ۔ کذا وکذا کی جگہہ اوس مدعا کا نام لے جس کا انکشاف
چاہتا ہے اگر پہلی رات کو خواب مین نہ دیکھے تو دوسری شب کو پھر
کرے ان شاء اللہ تعالے سات روز کے اندر حال معلوم ہوجائیگا

مولانا نعیم اللہ رح تحریر فرماتے ہین کہ مجھے بسند صحیح پہونچا ہے کہ تین
مرتبہ یا سات مرتبہ سورۂ فاتحہ اور درود اول وآخر تین تین مرتبہ
پڑہکر لیٹ رہے اور پچیس مرتبہ یَاعَلِیْمُ عَلِّمْنِيْ وَیَاخَبِیْرُ اَخْبِرْنِيْ
پڑہے اور تین تین مرتبہ درود اول آخر پڑہکر سو جاے انشاء اللہ
مطلوب کو خواب مین دیکہ لیگا اسمین یہ شرط نہین ہے کہ شب کو
پڑہے بلکہ جس وقت چاہے پڑہکر سو رہے حال معلوم ہوگا - اگر او
کچھہ نہ دیکھے صرف روشنی اور سفیدی یا سبزی دیکھے تو معلوم کرے
کہ یہ امر خیر ہے یا ہونیوالا ہے اور اگر سیاہی یا سرخی دیکھے تو سمجھے کہ
یہ امر شر ہے یعنی برا ہے یا نہوگا - یہ چند فائدے مین نے بطور مقدمہ
ارشاد رحمانی کے لکھے ہین کیونکہ طالب کو ابتدا مین ان باتون کی
ضرورت پڑتی ہے رسالہ مذکور مین مین نے تمام مقامات نقشبندیہ بیان
نہین کیے اسکی وجہ یہ ہی کہ مقصود اس سی مبتدیونکی تعلیم ہے علاوہ اسکے اس
زمانہ مین ہمتین ایسی قاصر ہین کہ کوئی اتنا بہی نہین کرتا جتنا اسمین لکھا گیا البتہ
کتابونمین مقامات دیکھکر عوام یہ فخر کرنیکو بیٹھہ جاتی ہین صحیح طور پر قلب تک جاری
نہین ہوتا اور حقیقت کعبہ اور حقیقت صلوٰۃ مین مرید کو توجہ دی رہے ہین اس سے
بجز مغالطہ دہی کے اور کیا حاصل ہی - اَللّٰھُمَّ وَفِّقْنَا لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی وَارْزُقْنَا
اِتِّبَاعَ سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الْمُصْطَفٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہِ الصَّلٰوۃُ وَالثَّنَاءُ ؕ

فہرست مطالب رسالہ ارشاد رحمانی وفضل یزدانی

صحت نامہ رسالہ ارشاد رحمانی وفضل یزدانی

صفحہ	سطر	خطا	صواب	صفحہ	سطر	خطا	صواب
٤	١٤	زیادہ کچھہ	کچھہ زیادہ	١٢	١١	بخوبی معلوم	بخوبی اونکا معلوم
٧	٢	دونون	یہ دونون	١٥	١٥	والون	والے
″	٧	آتے	آئے	٢١	٢	چاہے	چاہیے
٩	١٧	آ	ۃ	٢٤	١٥	اَلْقَیُّوْمُ بہی	اَلْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ بہی

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۲۵	۱	ابوداود	ابوداؤد
〃	۷	یُصَلُّوْنَ	یُصَلُّوْنَ
۲۸	۲	پالکی	نالکی
〃	〃	پالکی	نالکی
۳۴	۲	مِنْ مَاءٍ	مِنَ الْمَآءِ
۳۴	۷	فَرَجْتَهٗ	فَرَّجْتَهٗ
۳۵	۱۰	جان نیکی	جاننے کی
۵۲	۴	اَللّٰھُمَّ اَلْھِمْنِی	اَللّٰھُمَّ اَلْھِمْنِیْ
〃	۶	والکسل	وَالْکَسَلِ
۶۱	۲	ارشادہوا	ارشاد ہوا
〃	۷	زندگی	زندگیے
۶۲	۵	کچھ ہو	ہو کچھ

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۶۳	۵	اُہ	اہ
۶۶	۹	اپنے	آپنے
〃	۲	اَلطَّیْرُ	اَلطَّیْرَ
۷۵	۷	مودب	مؤدب
۷۶	۲	آداب وحق استادوالدین سے بڑھے ہوئے ہیں	آداب ورحق استاد اوروالدین کے حق سے بڑھے ہوئے ہیں
〃	۱۱	ھذہ الغبة	ھذہ النسبة
۷۷	۱۳	صوفیائی	صوفیہ
۷۹	۱۷	غریب	غریب کو
۸۰	۱۵	صوفیہ	صوفیہ
۸۲	۱	ہے	ہیُ

تمت